Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تصحیح اغلاط

صفحہ	غلط	صحیح
۳۶	مُراقبہ ہ	مُراقبہ
۵۱	پیراہن	پیرہن
۸۱	عرقہ	غرقہ
۸۹	مام	فام
۹۸	سُوئی	سوئی
۱۳۰	لالۂ گل	لالہ و گل
۱۳۰	سروسنبل	سرو و سنبل
۱۴۴	شمع	شمعیں
۱۹۳	ہم	غم
۱۹۷	نے	میں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لالہ زار

بدری پرشاد شنگلو

Mohit

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

(جملہ حقوق محفوظ)

پہلا ایڈیشن .. .. .. (۱۴۰۱ھ - ۱۹۸۱ء)

نام .. .. .. بدری پرشاد شنگلو

وطن .. .. .. کشمیر

موجودہ پتہ .. .. .. راج بھون ٹیلیفون ایکسچنج روڈ لکھنؤ

اشاعت .. .. .. مارچ ۱۹۸۱ء

مطبع .. .. .. نامی پریس لکھنؤ

قیمت .. .. .. ۱۵ روپے

ناشر .. .. .. اکرام الدین

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تعارف

مناسب سمجھتا ہوں کہ چند سطور سوانح حیات کے متعلق بطور تعارف پیش کروں تاکہ ناظرین و سامعین آپ کی ادبی و علمی قابلیت سے مستفید ہو سکیں۔

آپ کا نام نامی بدری پرشاد ٹینگلو ہے آپ کشمیری پنڈت ہیں۔ بچپن ہی سے شعر و شاعری کا ذوق رہا فارسی ادب کا گہرا اثر پڑا۔ طالب علمی کے زمانے میں کبھی کبھی علامہ اقبال سے اصلاح لے لیتے تھے کیونکہ آپ کے والد محترم علامہ اقبال مرحوم کے عزیز دوست تھے۔ فارسی میں بھی اشعار کہے لیکن ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم کے بعد جب ترک وطن کرنا پڑا تو فارسی کلام کے ساتھ اور بھی کلام اردو تلف ہو گیا بقیہ حصہ ناظرین کے پیش نظر ہے۔ اب لکھنؤ میں قیام ہے۔

آپ نے نام و نمود اور شہرت کے لئے کوئی تخلص اختیار نہیں کیا آپ کے کلام کا معیار ایک بلند پایہ رکھتا ہے آپ کا کلام ہندی و عربی اور فارسی کا سنگم کہا جا سکتا ہے۔ عربی و فارسی کے الفاظ اس خوبی سے نظم کئے ہیں کہ کہیں سے ثقل نہیں پیدا ہوتا بلکہ شعر میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فارسی اور عربی کے الفاظ استعمال

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کرنے کی پوری صلاحیت اور قدرت حاصل ہے۔ آپ کی جذبات نگاری، فلسفیانہ رنگ، پرواز تخیل اور جدت ادا لاجواب ہیں۔ آپ خوش طبع، وسیع الاخلاق، وضع دار، اور فراخ دل انسان ہیں آپ کا کلام پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ آپ کی اسلامی مذہبی معلومات گہری ہیں۔ دنیائے ادب میں ایسے لوگ کم پائے جاتے ہیں جن کی ہر مذہب کے متعلق عمیق معلومات ہوں۔ کہیں انسے بھی لطافت کا دامن ہاتھ سے چھٹنے نہیں پایا۔

بن گیا ایک نغمۂ پرسوز
لب ہستی پہ میرا افسانہ
اک نظر سوئے کاسۂ درویش
اے مکین رواق شاہانہ
ہونے کا عیاں نجم حقیقت نہیں جب تک
پیدا نہ ہو دل میں شب گیسو کا تصوّر

یاد آئی مجھ کو چادر کہنہ بتول کی
روئے قمر پہ دیکھ کے سایہ سحاب کا
سجدہ میں رندِ مے کدہ حسن گر گیا
طاق سحر میں دیکھ کے خم آفتاب کا

ارسطو کا بیان ہے کہ شاعری کا مقصد قدرتی اشیاء کی نقل ہے لیکن اس کا منشا یہ نہیں ہے کہ شاعر کا کام واقعات کو من وعن اسی رنگ کیفیت میں نقل کرتا ہے بلکہ یہ کہ شاعر کو محاکات اس حالت میں دکھانا چاہیئے جس میں چشم تخیل ان کو دیکھتی ہے۔

ایک ٹوٹا سا مکاں تھا تنگ و تار
اور اک آفت زدہ اس کا مکیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تھی عقب میں بیکسی ماتم کناں
سامنے تقدیر تھی چیں بر جبیں
تک رہا تھا روزن دیوار سے
مفلسی کا دیدۂ ہول آفریں
ہر شگافِ شفقت سے تھی برق پاش
غول عسرت کی نگاہ خشمگیں

آپ کے کلام میں ظرافت اور طنز بھی پایا جاتا ہے لیکن ایسا طنز جو حقیقت آمیز اور برانہ معلوم ہونے والا ہے۔ ہمہ کلام زندگی کے مختلف زاویوں، شباب کی رعنائیوں اور مسرت کی لہروں میں غرق ہے۔ اور ان مسرتوں کا احساس شاعری کے بڑے حصے کو دامانِ باغباں اور سبد گل فروش بنا دیتا ہے آپ نے اپنے کلام میں حسن و عشق کا جو منظر پیش کیا ہے اپنا جواب نہیں رکھتا۔

بکھر رہی تھی حسن رنگیں کا سبد
ناز کے پھولوں سے چشمِ سرمگیں

چٹانوں سے الجھتا جا رہا ہوں
ہتھیلی پر لئے اک آب گینا

آپ کا کلام پڑھنے سے ناظرین کو عربی و فارسی کا اچھا خاصا ذخیرہ دستیاب ہو سکتا ہے ایسا کلام جو انسان کے جذبات و احساسات پر گہرا اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بزم ادب کے شائقین ضرور اس کلام کو پڑھ کر فیض یاب ہوں آپ کا کلام زندۂ جاوید کا مرتبہ رکھتا ہے۔ میں بارگاہ رب العزت میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کی حیاتِ طیبہ میں برکت عطا فرمائے اور دنیائے ادب میں زندہ و پائندہ رہیں۔ فقط

ایس۔ ایم۔ اختر علی ادیب لکھنوی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	غزل مسلسل	۸	۱۶	ساقی	۷۵
۲	غزل مسلسل	۱۲	۱۷	تصویر یاس	۷۹
۳	غزل مسلسل	۱۸	۱۸	غزل	۸۸
۴	غزل مسلسل	۲۰	۱۹	فلسفۂ عقیدت	۹۰
۵	رباعیات (فلسفہ نشاط)	۲۲	۲۰	سردی کا منظر	۹۶
۶	نظم	۲۹	۲۱	ایک نظم	۹۷
۷	نظم	۳۵	۲۲	محبوبہ محبوب کی یاد میں	۱۰۱
۸	غزل مسلسل	۴۰	۲۳	مایوسی	۱۰۴
۹	غزل	۴۴	۲۴	بشارت	۱۰۵
۱۰	مزدور کا خواب (نظم)	۴۶	۲۵	غزل مسلسل	۱۰۹
۱۱	غزل	۵۹	۲۶	غزل مسلسل	۱۱۱
۱۲	نظم	۶۱	۲۷	غزل مسلسل	۱۱۴
۱۳	غزل مسلسل	۶۸	۲۸	منظر لب دریا (چشم دید)	۱۱۶
۱۴	تصور (غزل)	۷۱	۲۹	مُلّا کی سرگزشت	۱۲۳
۱۵	غزل	۷۳	۳۰	دیدار	۱۴۶

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۳۱	منظر فطرت	۱۴۹	۴۱	غزل	۱۷۹
۳۲	غزل	۱۵۳	۴۲	غزل	۱۸۱
۳۳	غزل	۱۵۶	۴۳	غزل	۱۸۳
۳۴	نغمۂ بہار	۱۵۹	۴۴	غزل	۱۸۵
۳۵	غزل	۱۶۴	۴۵	غزل	۱۸۷
۳۶	غزل	۱۶۷	۴۶	تنقید	۱۸۹
۳۷	غزل	۱۶۹	۴۷	رباعیات (فلسفہ نشاط)	۱۹۲
۳۸	غزل	۱۷۲	۴۸	کوئل	۲۰۶
۳۹	غزل	۱۷۵	۴۹	رباعیات ساون	۲۰۸
۴۰	غزل	۱۷۷			

دو لفظ

شاعری اس وقت تک قالبِ بے جان ہے جب تک اس میں تصوّف کا عنصر شامل نہ ہو۔ شاعری اصل میں اظہار جذبات کا نام ہے اور تصوف جذبات کا سرچشمہ ہے جس کا مغز عشق حقیقی ہے جو سرتاپا جذبہ اور جوش ہے۔

بے تکلّف کلام متکلّم کے حال کا ترجمان ہوتا ہے ذیل شعر مصنف 'لالہ زار' کے علم تصوّف کا اعلان کرتا نظر آتا ہے ؎

اسمائے ایزدی کے دکھاؤں تجھے صور
تجھ کو بتاؤں معنیٔ اعیان ثابتہ

بہت سے اشعار میں رنگِ تصوّف نمایاں ہے کلام میں عربی فارسی اور اردو کے الفاظ کا بہترین ذخیرہ ہے۔

اکرام الدین (ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی)
استاد معہد۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
۲/۸/۲۵

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غزل مسلسل

سیلِ دردِ غمِ نہانی دیکھ
گریۂ یاس کی روانی دیکھ

اپنی تصویر بن گیا ہوں میں
اے صنم میری بے زبانی دیکھ

زیرِ شمشیر سر دھری یار
سوزِ الفت کی سخت جانی دیکھ

ایک اُجڑی ہوئی سی بستی ہے
اپنے عاشق کی زندگانی دیکھ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سوزِ عشق اپنے دل میں ڈھونڈ صنم
سنگ میں آتشِ نہانی دیکھ

متبسّم شگفتہ رنگیں لب
دل کے زخموں کی شادمانی دیکھ

بزمِ جاناں میں آ کبھی زاہد
حُسن اور عشق کی جوانی دیکھ

خوش گلو مطربوں کے نغمے سن
دورِ صہبائے ارغوانی دیکھ

ہر سُخن ایک موجِ شیریں ہے
یار کا طرزِ خوش بیانی دیکھ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رنگ میں ہیں عذوبتیں غلطاں
لعلِ لب کی شکر فشانی دیکھ

کُلبۂ تنگ چھوڑ تیرہ نصیب
وسعتِ عیشِ زندگانی دیکھ

پی مئے عشق باغِ حُسن میں آ
پتّے پتّے پہ نقشِ مانی دیکھ

عشقِ لاہوت اتّقا ناسوت
عشق کا اوجِ آسمانی دیکھ

اُفقِ حق پہ ہے طلوعِ مجاز
حُسنِ اوّل میں حُسنِ ثانی دیکھ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ماہ و انجم سے تا بہ ذرّۂ خاک
عشقِ کامل کی حکمرانی دیکھ

سرنگوں عقل شرع زیرِ نگیں
جذبۂ دل کی کامرانی دیکھ

کیا حوادث کا خوف یارِ عزیز
یہ بھی اک دورِ زندگانی دیکھ

کوہِ غم سے نہ بھاگ تیشہ اٹھا
سعئ پیہم کی کامرانی دیکھ

کاٹ پتھر کو اور پھر اُس میں
فتح کی شکل جاودانی دیکھ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غزلِ مسلسل

دیکھ یا ربّ رنگِ دوراں کی طرف
انقلابِ فتنہ ساماں کی طرف

بڑھ رہا ہے سیلِ آتش بارِ عقل
پستیِ تخریبِ انساں کی طرف

ہے رواں بادِ سمومِ روحِ علم
امن و جمعیت کے بستاں کی طرف

نو عروسِ عقلِ انساں کا ہے رُخ
دیوِ علمِ حشر ساماں کی طرف

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہو رہی ہے مائل انساں کی سرشت
فطرت حیوانِ دوراں کی طرف

عقل پست اندیشیوں کے ثقل سے
جھک رہی ہے قعرِ عصیاں کی طرف

ہم نشیں تا کے حدیث علم و عقل
آنکھ اٹھا ابرِ بہاراں کی طرف

مست ہے ہو کر عنانِ فکر موڑ
اس پری رو کی شبستاں کی طرف

چھوڑ اس ظلمت کدے کو اور چل
جلوہ گاہِ حسنِ تاباں کی طرف

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دل میں شمعیں آرزوؤں کی لئے
گامزن ہو بزمِ جاناں کی طرف

حُسن سے پیہم لئے جا درسِ عشق
دیکھ مت عمرِ گریزاں کی طرف

مژدہ اے رُوحِ طرب ابرِ سیاہ
بڑھ رہا ہے کوئے خوباں کی طرف

لوٹ اے دل جلوہ گاہِ حُسن سے
بارگاہِ پاکِ یزداں کی طرف

اے تہی دستِ بہارِ ناز چل
رحمتِ حق کے خیاباں کی طرف

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دیکھ اے لبِ تشنۂ جوئے مجاز
قلزمِ بے حد و پایاں کی طرف

اک نظر اے نقش بندِ کائنات
میرے سقف و بامِ ویراں کی طرف

بھیج یارب کاروانِ نور بھیج
کلبۂ تاریکِ احزاں کی طرف

کر دراز اپنا یدِ شیرازہ ساز
میرے احوالِ پریشاں کی طرف

کچھ نم و رنگِ حیات ارسال کر
دل کے پژمردہ گلستاں کی طرف

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ایک رشحہ اے سحابِ بے نیاز
خاک بر سرِ کشتِ ارماں کی طرف

اک نگاہِ تند اے برقِ کرم
خرمنِ آلام و حرماں کی طرف

اک نظر ابرِ سبک گام اک نظر
سبزۂ گورِ غریباں کی طرف

اے خبیر اے عالم الغیب اے بصیر
دیکھ میرے دردِ پنہاں کی طرف

اے رحیم اے منبعِ ابرِ کرم
دیکھ میری چشمِ گریاں کی طرف

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اے جمیل اے شمعِ بزمِ کائنات
دیکھ میری جانِ سوزاں کی طرف

دیکھ یورش اے حکیمِ کارساز
نشترِ غم کی رگِ جاں کی طرف

شانہ سازِ گیسوئے کونین دیکھ
میرے بھی قلبِ پریشاں کی طرف

غرفۂ رحمت سے جھانک اے شاہِ حُسن
عاشقِ گریاں و نالاں کی طرف

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل مسلسل

اب نہ دل سے چھیڑ چھاڑ اے دیدۂ جاناں نہ کر
پھر سے اُلفت کے نقوشِ کہنہ کو تازا نہ کر

کبر درآغوش مہر و التفاتِ خام سے
میرے مانوسِ تغافل عجز کو رسوا نہ کر

تیرگی سے یاس کی مانوس ہے محرابِ زیست
اس میں اب روشن چراغِ وعدۂ فردا نہ کر

شوقِ رُسوا کی برہنہ ناتمامی کے لئے
اب مہیا عشرتِ تکمیل کا ساماں نہ کر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سادہ و افسردہ رہنے دے مرا نقشِ حیات
رنگ بھرنے کا اب اُس میں اہتمام اصلا نہ کر

ہے گسستہ تارِ مدت سے مرا سازِ امید
چھیڑنے کی اب اسے تو زحمتِ بیجا نہ کر

مضمحل سے ہیں ورق میری کتابِ زیست کے
اور انہیں آزردۂ انگشتِ بے پروا نہ کر

-- --

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل مسلسل

سایۂ ابر بھی تھا منظرِ گلزار بھی تھا
یار بھی پاس تھا دَورِ مے گلنار بھی تھا

آرزوئیں بھی شگفتہ تھیں بہ آغوشِ حیات
ضَوفشاں مثلِ سحر طالعِ بیدار بھی تھا

رشحۂ ابر سے تابندہ تھی سبزے کی جبیں
جنبشِ باد سے ہر نخل گہربار بھی تھا

نہر کا نقرۂ آوارہ بھی تھا پیشِ نظر
زربفت سامنے ہر گوشۂ گلزار بھی تھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

فیضِ مستی سے ہم آہنگ تھے ناز اور نیاز
میں بھی تھا غرقِ شراب اور اِدھر یار بھی تھا

شفقِ نشہؔ میں غلطاں نمِ مے سے شاداب
نرگسِ چشم بھی تھی لالۂ رخسار بھی تھا

پا بہ گلِ وضعِ حیا سے نہ تھی طبعِ محبوب
نگہۂ لطف میں شوخی بھی تھی اقرار بھی تھا

کاکلِ شوق نہ تھی شانۂ تمکیں کی مطیع
حُسن بیتاب بھی تھا ضبط سے بیزار بھی تھا

ہائے ماضی کے وہ ہنستے ہوئے رنگیں لمحے
کیف تھا سوز تھا آغوش میں دلدار بھی تھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

فلسفۂ نشاط

دھندلی دھندلی سی ہے ہر خوشی کی صورت
بگڑی ہوئی سی ہے زندگی کی صورت
کس درجہ اُداس ہے چمن زارِ زیست
حسرت زدہ ہے کلی کلی کی صورت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تا چند حدیث یاس و حرماں اے دوست
تا کے رُودادِ دردِ پنہاں اے دوست

یہ دن ہیں بہار کے خوشی کے دن ہیں
آئی ہے بہار گل بداماں اے دوست

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہر نخل ہے پیکرِ محبّت اے دوست
ہر گُل تجھے دے رہا ہے دعوت اے دوست
ہیں بوئے نسیم سے فضائیں سرشار
طاری ہے عالمِ مسرّت اے دوست

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہر واقعۂ رنج و الم سے منھ موڑ
شادی سے ہم آغوش ہو غم سے منھ موڑ
فطرت کی کمی ہے غم خوشی افزونی
تو بیش پہ ہاتھ ڈال کم سے منھ موڑ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جب عشق میں درد کا ہو عنصر شامل
اس عشق سے اے عزیز میں کیا حاصل
با کیفِ نشاط، عشق آئینۂ حق
بے کیفِ نشاط، عشق سحرِ باطل

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

فیضانِ بہار سے گلستاں شاداب
ہر کوہ و وادی و خیاباں شاداب
سبزہ فرطِ طرب سے جنباں چپ و راست
ہر لالہ و یاسمین و ریحاں شاداب

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اِس عالمِ تازگی و سیرابی میں
اِس عالمِ رنگ و بو و شادابی میں
افسوس گزرتا ہے تو دن اپنے
یاس و غم و اضطراب و بیتابی میں

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

نظم

اے فساد و عناد کے بانی
جادۂ کذب و مکر کے راہی

اے رسومِ قبیح کی متروک
کرم خوردہ کتاب کے قاری

اے تعصّب گزیدہ نخلِ نفاق
سایہ افگن بروئے بدبختی

دمبدم خونِ ملتہب سے ترے
بغض کے خار و خس کی سیرابی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تجھ سے ادیان میں نزاع و خلل
تجھ سے ہمسائگاں میں بے لطفی

تجھ سے ژولیدہ زلفِ جمعیت
تجھ سے افسردہ روئے بہبودی

ایک مکروہ سا تصنّع ہے
تیرا طرز و طریقۂ دینی

قشقہ سُرخ داغِ خونِ ضمیر
طُرّۂ سر، لوائے عیّاری

تیغ تزویر کا ترا زنّار
دامِ سالوس کا تری دھوتی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہے ریا کی تہوں میں پوشیدہ
خلق سے تیرا گوہرِ اصلی

ہند والوں کی سادہ لوحی پر
ناز کرتی ہے تیری خود نفسی

خار ہے تیرے بس بھرے دل میں
میرا آزاد مسلکِ رندی

میرا دل طاق بیخودی کی شمع
تو جبیں سا بہ پائے دیوِ خودی

تیری گفتار میں خروشِ تضاد
میرے نغمات میں خوش آہنگی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میں سراپا ترانۂ الفت
تو مجسّم نقیضِ بد خواہی

مجھ کو مرغوب آشتی . تجھ کو
جنگ و غارت گری و خونریزی

میری دنیا خلوص و نغمہ و حُسن
تیرا ماحول فتنہ انگیزی

گُل بداماں مری بہارِ حیات
تیغ در آستیں تری ہستی

میری جُھگی میں ہے زمردِ حُسن
او تعصّب کے زہر بار افعی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مری آنکھوں میں نورِ خندۂ حُسن
تو خیالاتِ تیرہ کا قیدی

تجھ سے مخفی ہیں نور کے گنبد
بومِ اطلالِ پست اندیشی

تیرا پیشہ ریا کے بت گڑھنا
وادیٔ تار میں تعصّب کی

مکر و فن سے زمانہ سازی سے
زر بھی حاصل تجھے فضیلت بھی

وقت لیکن قریب ہے جب خلق
تیرے باطن سے باخبر ہو گی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہو رہا ہے اُفق غبار آلود
اٹھ رہی ہیں فضا میں لہریں سی

دیکھ طوفانِ حق ہے پا بہ رکاب
ڈوبنے کو ہے ڈھونگ کی کشتی

— —

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نظم

اے شیخ دیکھ حُسنِ فضا وقتِ مقصرہ
باہر نکل خدا کے لئے چھوڑ صومعہ

منڈلا رہے ہیں نوریں خاکے سواد کے
فطرت کے ارتسام کا دیکھ آکے معجزہ

اتر رہی ہے شام اُجالے کے دوش پر
پھیلا کے اپنی زلف معنبر کا سلسلہ

تسبیح چھوڑ اور مصلّٰی کو بھول جا
سن آکے باغ میں گل و بلبل کا تذکرہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تا کے شمارِ سُبحہ و پرہیز و اعتکاف
تا چند گوشہ گیری و زہد و مراقبہ

اے شیخ کر نگاہِ حقیقت شناس سے
شانِ خدا کا سبزہ و گُل میں مشاہدہ

اسمائے ایزدی کے دکھاؤں تجھے صوَر
تجھ کو بتاؤں معنیٔ اعیانِ ثابتہ

ہر نو دمیدہ گُل ہے اک الہامِ دلفروز
ہر لالۂ شگفتہ ہے اِک نصِّ بیّنہ

ہر نخل اک کتاب ہے ہر سنگ اک حدیث
ہر آبجو ہے بربطِ عرفاں کا زمزمہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہستی کے رنگ و کیف کی جولانیاں بھی دیکھ
اے بستۂ فرائض و آدابِ خانقہ

لرزاں فضا کے سینہ میں ہے شعلۂ طرب
رقصاں نسیمِ تازہ میں ہے روحِ میکدہ

چھٹکی ہوئی ہے یاسمِ و نسریں کی چاندنی
زرّیں ہے تابِ رنگ سے گیندے کا قمقمہ

ہیں جمع ہر روش پہ حسینانِ شوخ و شنگ
طغیانِ حُسن سے ہے چمن جنّتِ نگہ

دیکھ آ کے ناز و عشوہ کی زندہ حقیقتیں
اے آرزوئے حورِ جناں کے فریفتہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

خوشوں سے تاکِ ساعتِ موجود کے شتاب
کر لے کشید عیش و طرب کی دو آتشہ

دیکھا ہے کس نے خمکدۂ عاقبت و لے
پُر کیف ہے فشردۂ لمحاتِ حاضرہ

یوں کر رہا ہے ظلمتِ ہستی پہ مہرِ نور
لحظہ بہ لحظہ ثبت حسینوں کا قہقہہ

تازہ بہ تازہ جیسے کسی ابرِ مست کی
شنگوں جبیں پہ قشقۂ زرّینِ صاعقہ

کس درجہ لطفِ زندہ کے آگے حقیر ہے
اے بندۂ خدا ترا جنّت کا وسوسہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نا آشنائے حُسن نہ بن ورنہ بے خبر
رہ جائے گا یقین ترا بن کے واہمہ

آ میرے پاس میری صُراحی سے نوش کر
حُسن و جمال کی مئے خوشرنگ و خوش مزہ

— —

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزلِ مسلسل

موسمِ گُل ہے اور وقتِ صباح
بھر صبوحی سے اے صنم مصباح

آج آنکھیں ہیں کیوں ملول تری
اے دلارام اے بُتِ مُلّاح

حیف ہو جائے غرقِ بحرِ الم
کشتیٔ انبساط کا مَلّاح

حیف بن جائے غمکدے کا مکیں
شادمانی کے قصر کا طَرّاح

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حیف ہو جائے یوں غُبار آلود
حُسن کی روحِ خرّم و مفراح

تنگ ہستی ہے گر مکدّر ہو
گردِ کلفت سے حُسن کا مراح

پی صُبوحی سنوار اپنا حُسن
اے شہہ حُسن اے بتِ مُلّاح

چشم ہے کحل کے لئے بیتاب
بیتِ ابرو ہے تشنۂ اصلاح

بن سنور کر حنا و غازہ سے
حُسنِ غمگیں کو دے نویدِ مراح

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

گوندھ چوٹی میں نسترن کے پھول
یاسمن کا گلے میں ڈال وشاح

حُسن کے شعلہ کو فروزاں رکھ
اے شبستانِ ناز کے مصباح

حُسن سے ہستیٔ بشر شاداب
حُسن سے جان و دل کو حاصل راح

حُسن کاریزِ مزرعِ اجسام
حُسن خوشبوئے عالمِ ارواح

حُسن سِرِّ حیات کا کاشف
حُسن قفلِ ممات کی مفتاح

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حُسن سے طرحِ عافیت محکم
حُسن پر انحصارِ خیر و فلاح

حُسن پر سَو تجلّیاں قرباں
حُسن کا ربِّ طورِ خود مدّاح

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

قوسِ مُشکیں خمِ ابرو کو بنایا ہم نے
چترِ سیمیں رخِ نیکو کو بنایا ہم نے

تیرے رخسار کو دی لالہ و گل سے نسبت
شبِ یلدا ترے گیسو کو بنایا ہم نے

اے صنم دے کے تری شوخ نگاہی کو فروغ
برقِ سوزاں رمِ آہو کو بنایا ہم نے

سرِ یزداں کو ہوس جس کی ہو وہ بالشِ ناز
اے دلارا ترے زانو کو بنایا ہم نے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

راحِ روحِ دو جہاں اے بتِ رعنا تیرے
لبِ گلرنگ کی خوشبو کو بنایا ہم نے

جس پہ کونین کھنچ آئے وہ دل آویز کشش
تیری گفتار کے جادو کو بنایا ہم نے

خود بنے برہمنِ بتکدۂ حسن و جمال
اور اِک بتِ دلجو کو بنایا ہم نے

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

نظم

(مزدور کا خواب)

ایک مزدورِ تبہ حال و حزیں
خستہ جاں بے روزگار اندوہگیں

عسرت و آفاتِ پیہم کا اسیر
ایک ٹوٹے سے گھروندے کا مکیں

محو تھا اک خواب میں سویا ہوا
خواب تھا یا منظرِ خلدِ بریں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سامنے اک لالہ زار آیا نظر
روح افزا و مسرّت آفریں

دور تک پھیلا ہوا تھا وہ چمن
تھیں حدیں اس کی اُفق پر جاگزیں

دُوب کے طاسِ بسیط و سبز پر
ضوفشاں تھے غنچہ و گُل کے نگیں

سوسن و ریحاں بنفشہ نسترن
لالۂ و بستان فروز و یاسمیں

گُلبن و گل کوزۂ و تاجِ خروس
شمبلید و نرگسِ ناز آفریں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہر شجر تھا رکنِ ایوانِ بہار
ہر حجر تھا حرزِ بازوئے زمیں

آستانِ صبح پر تھی سجدہ ریز
لالۂ نورس کی پاکیزہ جبیں

فیضِ شبنم سے بوقتِ اہتزاز
دُرفشاں تھی شاخِ گل کی آستیں

مست تھا اپنی مہک سے موتیا
سیوتی کی انکھڑیاں مخمور تھیں

ایک خمخانہ تھا حُسن و رنگ کا
اس چمن کا جلوۂ کیف آفریں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مست گل تھے مست تھی بادِ صبا
مست تھی ساری کی ساری گل زمیں

اور اس گلزار میں تعمیر تھا
ایک عالیشان قصرِ مرمریں

جس میں تھے اک مسندِ زرتار پر
جلوہ فرما شاہدانِ مہ جبیں

گلعذار و سیم ساق و غنچہ لب
نازک اندام و جمیل و نازنیں

گلبدن گل پیراہن رنگیں جمال
خوش سلیقہ خوش ادا خوشخو حسیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہر نگار اک پیکرِ پاکیزگی
لوحِ زیبائی کا نقشِ دلنشیں

صبحِ رعنائی کا نجمِ تابناک
بحرِ محبوبی کا لولوئے ثمیں

دے رہا تھا دعوتِ لطف و نشاط
چشم و دل کو ان کا حُسنِ بے قریں

صبحِ عارض سے تھی گرمِ اختلاط
سایۂ گیسو کی شامِ عنبریں

بھر رہی تھی حُسنِ رنگیں کا سبد
ناز کے پھولوں سے چشمِ سرمگیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مطربوں اور مغنیوں کا تھا ہجوم
دور میں تھے سیم و زر کے ساتگیں

پوچھ مت نغماتِ شیریں کا اثر
تحن کی اک اک ادا تھی دلنشیں

سامعہ کی وادیِ شاداب میں
موجزن تھے چشمہ ہائے انگبیں

ساز تھا یا میکدہ آہنگ کا
ہر صدائے نغمہ تھی کیف آفریں

جھومتے تھے زمزموں کے ساتھ ساتھ
وجد میں بزمِ طرب کے سامعیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دورِ مے تھا نغمۂ جاں بخش تھا
گلرخانِ شوخ تھے مسند نشیں

ہائے لیکن سب یہ بزم آرائیاں
سحرِ باطل تھیں فسونِ خواب تھیں

صبح ہوتے ہی دگرگوں تھا سماں
خواب اوجھل تھا حقیقت تھی مبیں

ایک ٹوٹا سا مکاں تھا تنگ و تار
اور اک آفت زدہ اس کا مکیں

تھی عقب میں بیکسی ماتم کناں
سامنے تقدیر تھی چیں بر جبیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تک رہا تھا رخنۂ دیوار سے
مفلسی کا دیدۂ ہول آفریں

ہر شگافِ سقف سے تھی برق پاش
غولِ عسرت کی نگاہِ خشمگیں

درد سا اٹھا وہ تیرہ روزگار
فرشِ غم سے بادلِ اندوہ گیں

سامنے اک غرفۂ بشکستہ تھا
خرمنِ نورِ سحر کا خوشہ چیں

آ رہی تھی اس سے اٹھلاتی ہوئی
صبح نورس کی شعاعِ اوّلیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اِک خجستہ پے کِرن زہرہ سرشت
اور سب کرنوں سے پاکیزہ تریں

چرخِ نیلی طاق کی ہم مرتبہ
مہر ماہ و مشتری کی ہم قریں

یوں ہوئی اس بے نوا سے ہم کلام
اے غریب اے کُلبۂ غم کے مکیں

تیری تیرہ زندگانی کے لئے
عرش سے لائی ہوں میں شمعِ یقیں

فیضِ ربّانی سے ہونا نا امید
بندۂ مجبور کو واجب نہیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مت سمجھ غافل ترے دکھ درد سے
بے خبر ہے خالقِ جاں آفریں

جلوہ گر تاجِ الوہیت پہ ہے
تیری چشمِ تر کا ہر ذرّہ نمیں

بن گئی طاقِ مشیّت کا چراغ
تیری اے مظلوم آہِ آتشیں

دیکھتا جا کیا عیاں ہونے کو ہے
برق پروردہ ہے زمانے کی جبیں

بجلیاں طوفاں بگولے آندھیاں
بال افشاں ہیں پسِ عرشِ بریں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سرکش و سر زن ہے روحِ انقلاب
اب قرار اس دہر میں ممکن نہیں

مُنقلب ہو جائیں گے بالا و پست
خاک پر ہو گی ثریّا کی جبیں

مُنعموں کے نیّرِ اقبال کا
ذرّہ پامال ہو گا جا نشیں

ڈوبتے خورشید کے گلگُونہ سے
لالہ رُو بن جائے گی خاکِ زمیں

ہو گا ہم آہنگ نبضِ کبریا
بندۂ مظلوم کا قلبِ حزیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سن بشارت اے غریبِ خستہ جاں
مہرباں ہے تجھ پہ رب العالمیں

جلد ہو گی غنچگی سے ہم کنار
تیری بنجر زندگی کی سرزمیں

رشتۂ فرسودہ تیری زیست کا
جلد تر بن جائے گا حبل المتیں

تیرے غم کی تیرگی بن جائے گی
لیلئ عشرت کی زلفِ عنبریں

تیرے دل میں ہو گا نورِ ایزدی
تیرے سر پر سایۂ روح الامیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

یہ کہا اور وہ شعاعِ خوش سیر
ڈال کر اس پر نگاہِ واپسیں

دفعتاً اُس کی نظر سے ہو گئی
کاروانِ نور میں اوجھل کہیں

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غزل

دورِ مے ہے لطفِ نائو نوش ہے
فکرِ فردا ہے نہ وہمِ دوش ہے

روح رقصاں ہے بہار آگیں ہو دل
جامِ سیمیں میں مئے سرجوش ہے

خلد در آغوش ہے ایوانِ زیست
زرفشاں ہر لمحۂ گل پوش ہے

سازِ بشکستہ ہے فکرِ روزگار
شمعِ آلامِ کہن خاموش ہے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

صبحِ عشرت سے بصد لطف و نشاط
لالۂ اُمید ہم آغوش ہے

ہر تمنائے شگفتہ زر بکف
ہر تصوّر بوستاں بردوش ہے

اے صنم چھیڑ آج میرا سازِ دل
دیکھ ان پردوں میں کیا روپوش ہے

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نظم

میری گفتار نغمۂ تہلیل
میرا دل دیرِ حسن کی قندیل

اے ندیم اے کہ تیرا ذوق وسیع
فطرتِ حسن آشنا کی دلیل

مجھ سے فکر و فنونِ ہند کی سن
چند لفظوں میں سرگذشتِ طویل

فکرِ اسلام اور فکرِ ہنود
شوخیٔ آہو و متانتِ پیل

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ایک تہذیبِ حُسن کا گلزار
دوسری ضبط و تمکنت کی فصیل

ایک رنگین ولولوں کی بہشت
دوسری جلوہ گاہِ صبرِ جمیل

اِدھر امروزِ غایتِ ہر کار
فکرِ فردا اُدھر پئے تکمیل

اِس طرف آنِ حال کی تزئین
عصر آیاں کی اُس طرف تشکیل

اِس طرف گُل بکف عقیدت و عشق
زر بجیب اُس طرف فہیم و عقیل

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اِس طرف حُسن کا سُبک یا رقص
اُس طرف عقل کا جمودِ ثقیل

حُسنِ اسلام مری آنکھ سے دیکھ
بینیِٔ ہند میں طلائی کیل

مرمریں مقبروں کا حُسنِ لطیف
رُوحِ شبنم ہے سنگ میں تحلیل

دیکھ احجار کی تراش سبک
دیکھ پتھر میں حُسن کی تکمیل

دیکھ حُسنِ رُخامِ رخشاں میں
سنگِ موسیٰ کی خوشنما تجمیل

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غازۂ ناز ہر سگھڑ محراب
بازوئے حسن ہر ستونِ جمیل

ہر عمارت طلسمِ طرّاحی
ہر عمارت لطیف و صاف و جمیل

جیسے کوئی سحر کا خواب حسیں
جیسے شاعر کا جلوۂ تخئیل

دیکھ اعجازِ مغلیہ فن کا
دیکھ نقش و نگار کی تجمیل

رنگ و انگارہ پر نظر دوڑا
دیکھ تصویر کو علی التفصیل

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دیکھ نرمیِ خطوطِ نازک کی
اور رنگوں کا امتزاج جمیل

کیوں نہ ہر خط میں ہو روانیٔ موج
طبع رسّام جب ہو مثلِ مسیل

ان تصاویر کو سمجھ اے دوست
خوابِ رنگینِ حُسن کی تاویل

ان سے زرّیں نگارِ مسندِ فن
ان سے رخشندہ حُسن کا اکلیل

ادبی نقطۂ نظر سے بھی
دیکھ اسلام کی صفاتِ جمیل

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آئینہ میں سخن کے یارِ عزیز
دیکھ مُسلم کا جوہرِ تخئیل

دیکھ اس کے کلام رنگیں میں
نزہتِ رنگ و خوبیٔ تسہیل

جس کے زیرِ عناں رہے گی مدام
رَوِ حوادث کی مثلِ اسپِ اصیل

الغرض دیکھ فکرِ مُسلم کا
ثبت لوحِ بقا پہ نقشِ جمیل

ختم کرتا ہوں اب بیاں اپنا
نہیں واجب کلام کی تطویل

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آخری بات اور سن لے ایک
اے مرے دوست اے انیسِ عقیل

آسماں پر ہیں محوِ رقص و سرود
شیبو و میکال و وشنو و جبریل

اور روئے زمیں پہ گرمِ ستیز
رام لال و محمد اسمٰعیل

▬ ▬

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غزلِ مسلسل

علی الصّباح مرے گھر وہ گلعذار آیا
مبارک اے دلِ غمگیں کہ غمگسار آیا

خدا کی شان ہے وہ مستِ نازِ بے پروا
غریب خانہ میں با چشمِ اشکبار آیا

بصد نیاز و عقیدت گدائے عشق کے گھر
جہانِ حُسن و تجمّل کا تاجدار آیا

فضائے شور میں کلفت کی وہ گلِ رعنا
عذار و لب میں لئے رنگِ لالہ زار آیا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہزار شُکر کہ افسردگی کے عالم میں
نویدِ لطف لئے قاصدِ بہار آیا

خوشا کہ عین خزاں میں بصد تجلّیٔ حُسن
نفس میں بوئے گلستاں لئے نگار آیا

خوشا کہ از سرِ نو گلبُنِ تمنّا کی
رگِ خزاں زدہ میں خونِ نوبہار آیا

خوشا کہ پھر سے ملا زندگی کو اذنِ نمو
گیاہِ خشک کو پیغامِ جوئے بار آیا

خوشا کہ عشق کی ظلمت سرائے حرماں میں
چراغِ شوق لئے حُسنِ عشوہ کار آیا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

خوشا کہ زیست کی آوارہ جوئے مضطر کو
وصالِ بحر میسّر ہوا قرار آیا

رباب در بغل و گُل بکف چمن بر دوش
عجب ادا سے مرے غمکدہ میں یار آیا

دلا وصال کے نغمے الاپ خوش ہو کر
کہ وقتِ خاتمۂ کربِ انتظار آیا

— —

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

(تصوّر)

دن رات ہے دل میں بُتِ دلجو کا تصوّر
گیسو کا تصوّر رُخِ نیکو کا تصوّر

اک وہم ہے جب تک نہیں تو حُسن سے آگاہ
اے شیخ ترا حور رُئی مینو کا تصوّر

محراب تری ہیچ ہے جب تک نہیں اُس سے
وابستہ کسی کے خمِ ابرو کا تصوّر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

انوارِ الٰہی کا ہے جویا تو بسا لے
آنکھوں میں کسی شاہدِ گلرو کا تصوّر

ہونے کا عیاں نجمِ حقیقت نہیں جب تک
پیدا نہ ہو دل میں شبِ گیسو کا تصوّر

بیکار ہیں سجدے ترے جب تک نہیں غلطاں
سر میں کسی معشوق کے زانو کا تصوّر

اے گوہرِ رحمت کے طلبگار کبھی باندھ
دل میں کسی مظلوم کے آنسو کا تصوّر

لبریز مئے عشق سے ہے حُسن سے شاداب
بے کیف نہیں حضرتِ شنگلو کا تصوّر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غزل

سارے جہاں میں ہے شہہ خوباں کا تذکرہ
روئے صبیح و کاکلِ پیچاں کا تذکرہ

مے پی کے اے ندیم کریں آج دیر تک
حُسنِ سُرور پرورِ جاناں کا تذکرہ

تاریکیوں میں ڈُوب کے اس شب کی کیجیے
چشمِ سیاہ و زلفِ پریشاں کا تذکرہ

پرویں کا عکس چشمۂ کوثر میں دیکھیے
کیجیے جبیں کی تابشِ افشاں کا تذکرہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

انوارِ الٰہی کا ہے جویا تو بسا لے
آنکھوں میں کسی شاہدِ گلرو کا تصوّر

ہونے کا عیاں نجمِ حقیقت نہیں جب تک
پیدا نہ ہو دل میں شبِ گیسو کا تصوّر

بیکار ہیں سجدے ترے جب تک نہیں غلطاں
سر میں کسی معشوق کے زانو کا تصوّر

اے گوہرِ رحمت کے طلبگار کبھی باندھ
دل میں کسی مظلوم کے آنسو کا تصوّر

لبریز مئے عشق سے ہے حُسن سے شاداب
بے کیف نہیں حضرتِ شنگلو کا تصوّر

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غزل

سارے جہاں میں ہے شہِ خوباں کا تذکرہ
روئے صبیح و کاکلِ پیچاں کا تذکرہ

مے پی کے اے ندیم کریں آج دیر تک
حُسنِ سُرور پرورِ جاناں کا تذکرہ

تاریکیوں میں ڈوب کے اس شب کی کیجیے
چشمِ سیاہ و زلفِ پریشاں کا تذکرہ

پرویں کا عکس چشمۂ کوثر میں دیکھیے
کیجیے جبیں کی تابشِ افشاں کا تذکرہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سانچے میں دل کو طاقِ عقیدت کے ڈھال کر
کیجے چراغ حسن فروزاں کا تذکرہ

■ ■

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

ساقی

اے ساقیِ گلعذار و گل پوش
اے رشکِ قمر سمن بناگوش

آ بزمِ طرب میں بن سنور کر
افشاں بہ جبیں و زلف بر دوش

ہے پا بہ حنا سبو، صراحی
سرمہ بہ گلو پڑی ہے خاموش

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پیمانہ کو بخش اذن گردش
مینا سے انڈیل آبِ سرجوش

گلرنگ شراب میں ڈبو دے
دامانِ حواس و خرقۂ ہوش

جھونکوں سے ہوائے سرخوشی کے
ہو جائے چراغِ ہوش خاموش

ہو ساحلِ خشکِ تشنہ کامی
موجِ مئے ناب سے ہم آغوش

مستی میں وہ راز کشف ہو جائیں
ہیں پردۂ عقل میں جو روپوش

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ساقی ترے یُمنِ تربیت سے
ہر رنگ میں خوش ہے رندِ مے نوش

گہہ خاک نشین و خاک بر سر
گہہ عرش بدوش ارم در آغوش

گہہ راہبرِ صراطِ عرفاں
گہہ مردِ خراب حال و مدہوش

گہہ معتقدِ بُتِ برہمن
گہہ مخلصِ زاہدِ عبا پوش

جلد آ سرِ محفلِ حریفاں
اے ساقی اے نگارِ گُل پوش

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آجانِ نشاط و نغمہ و حُسن
اے شاہدِ عاشقانِ مے نوش

افسوں بہ نگاہ و نغمہ بر لب
گلدستہ بہ کف بہار بر دوش

آبہر خدا شتاب کب سے
بیٹھے ہیں رند سُست و خاموش

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

تصویرِ یاس

ندّی کے کنارے ایک لڑکی
بیٹھی تھی خموش غمزدہ سی

رُخ پر آزردگی کے آثار
کمھلائے ہوئے صبیح رُخسار

اُلجھی ہوئی کاکلیں پریشاں
چہرہ تصویرِ یاس و حرماں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بیگانۂ شانہ زلفِ برہم
بیگانۂ سُرمہ چشمِ پُرنم

بُشرے پہ فسردگی الم کی
آنکھوں میں گھٹائیں یاس و غم کی

کہسار کی آب جُو میں جیسے
اُلجھے ہوئے عکس جھاڑیوں کے

جیسے لبِ سلسبیل حُوریں
بیٹھی ہوں نہا کے اور اُس میں

اُن کے ژُولیدہ گیسوؤں کا
پڑتا ہو جنوں فروش سایا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بیٹھی تھی کنارِ آب خاموش
صہبائے غمِ نہاں سے مدہوش

بے حس بت کی مثال ساکِت
آنکھیں غمناک ہونٹ صامِت

جیسے کوئی بُت کدہ ہو ویراں
برباد و ہلاکِ برق و باراں

ٹوٹے پھوٹے ہوں غرفہ و در
صدیوں کی ہو گُہر ثبت جس پر

منڈلاتی ہو جس جگہ شب و روز
اگلے وقتوں کی روحِ پُرسوز

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آغوشِ فضا میں ہوں جھلکتے
ماضی کے خوابناک نقشے

ہر قطرۂ آب و ذرّۂ خاک
ہو یادِ رفتگاں میں غمناک

ہر نخل ہو ایک پیکرِ غم
ہر سنگ ہو اک شبیہِ ماتم

پیڑوں میں نسیم کی زبانی
فطرت کرتی ہو سوز خوانی

اور اُس ویراں صنم کدے میں
عہدِ رفتہ کے غم کدے میں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قائم ہو ایک مرمریں بُت
خوش ہیئت و سحر آفریں بُت

ایّامِ سلف میں جس کے آگے
ہوتے تھے پجاریوں کے سجدے

بچھتا تھا گلوں کا فرشِ رنگیں
جلتے تھے چراغ ہائے زرّیں

اور اب فقط ایک شکلِ حسرت
عہدِ دیرینہ کی علامت

مٹّی جس پر جمی ہوئی ہے
برسوں سے گھاس اُگی ہوئی ہے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

یوں بیٹھی ہوئی تھی وہ نویلی
چُپ چاپ کنارِ جُو اکیلی

کھوئی ہوئی سی خموش حیراں
حرماں زدہ غرقِ دردِ پنہاں

صد حیف شباب و حُسن کی روح
یوں دشنۂ حزن سے ہو مجروح

عشرت ہو پائمال افسوس
دولت ہو خستہ حال افسوس

قدرت کے عجیب ہیں معمّے
کُھلتے نہیں عقل سے یہ عُقدے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کیوں حُسن پہ غم کی بدلیاں چھائیں
کیوں آبِ بقا میں سانپ لہرائیں

کیوں چشمِ شباب خونچکاں ہو
کیوں حُسن کا حزن رازداں ہو

لبریز ہو سم سے ساغرِ ناز
زانوئے الم پہ ہو سرِ ناز

ہو دستِ بلا میں کاکلِ حُسن
غلطیدہ بہ خاک ہو گلِ حُسن

کیا مصلحت اس میں اے خُدا ہے
کیا راز ہے کیا تری رضا ہے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

محرابیں حُسن کی بنانا
اور ان میں چراغِ غم جلانا

عشرت کے چمن میں خار بونا
مُنھ حُسن کا آنسوؤں سے دھونا

زیبائی کے محل سجا کر
رعنائی کے چمن کھِلا کر

اُن میں حسرت کی خاک اڑانا
ہر نقشِ نشاط کو مٹانا

شوخی آنکھوں سے چھین لینا
مُسکان لبوں سے چھین لینا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بلندی کے عوض لگا نا دھبّے
ہاتھوں پہ خونِ آرزو کے

اے قادرِ بے نیاز توبہ
اے قاہرِ بے نیاز توبہ

▬ ▬

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غزل

ظلمتیں گھیرے ہوئے ہیں میری نظروں کو ابھی
جلوۂ دوست میسّر نہیں آنکھوں کو ابھی

کُلبۂ تنگ کے اے معتکفِ تیرہ نصیب
تو نے دیکھا ہی نہیں نور کے جلووں کو ابھی

دُور ہے مستیٔ عرفاں کی سحر اے رندو
نہ بجُھاؤ خرد و ہوش کی شمعوں کو ابھی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہیں نمازیں تری یخ بستۂ پندار ہنوز
سوز حاصل نہیں زاہد ترے سجدوں کو ابھی

منجمد سی شبِ غم ہو گئی اور اے یزداں
تو نے کھولا ہی نہیں نور کے غُرفوں کو ابھی

نور میں بھیگ رہی ہے کن اداؤں سے یہ رات
نہ ہٹا روئے سحر نام سے زلفوں کو ابھی

کون اِس شورِ حوادث میں سُنے گا تیری
چھیڑ مطرب! نہ غم و درد کے نغموں کو ابھی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

فلسفۂ عقیدت

ناصحا دیکھ مری ہستئ بے معنی کو
مستئ حسن کے مشرق کی صباحِ گلگوں

ساحلِ امن پہ اک خیمۂ زرتار مصئوں
عقل اور علم کے طوفانِ اجل پرور سے

میری مستی مرا تعویذ ہے جس کے ڈر سے
علمِ ظلمت زدہ کا مجھ سے رہا دور آسیب

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جاذبِ چشم یہ آفاق کے رنگین فریب
جنّتِ گوش یہ ہستی کے نوا سنج طِلسم

مجھ کو بہکا نہ سکے اپنی فسوں سازی سے

یہ تصاویر مری زیست کی دیواروں پر
حُسنِ جذبات سے پُر نورِ طرب سے سرشار

جن کے رنگوں میں فروزاں ہے جوانی کی بہار
میں نے کھینچا ہے انھیں محض مسرّت کے لئے

تاکہ رنگیں نظر آئے مِرا ہر لمحۂ عمر
تر و شاداب رہے تاکہ مِرا سبزۂ عمر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ان کی فرخندگی و فرحت و نزہت کو دیکھ
ان کی خوش رنگی و تابانیِ صحت کو دیکھ

نہ کسی فلسفۂ علم و عمل کی یہ مریض
نہ کسی مسئلۂ سود و زیاں سے مجروح

ان کے ہر نقش میں لرزاں ہے مسرت کی روح
ان کا ہر خط ہے سحرگاہِ وسامت کی کرن

انھیں کھینچا ہے فقط میں نے مسرت کے لئے

ناصحا دیکھ مری ہستیٔ خوش طلعت کو
دیکھ اس پیکرِ خاکی کی ربوبیت کو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

موم کے ہاتھ مرے پاؤں مرے پتھر کے
میرے پتھر کے قدم ارض و سما جن کے نثار

جن پہ تقدیر چڑھاتی ہے ستاروں کے ہار

دستِ مومی مرا بیگانۂ آزارِ عمل
پائے سنگین مرا نا محرمِ رفتارِ عمل

آج دنیا ہے تبہ علم و عمل کے ہاتھوں
روئے گیتی ہے سیہ علم و عمل کے ہاتھوں

وادیِ تار میں شیطان کے منصوبوں کی
عقل اور علم و عمل میں ہوئے عہد و پیماں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نغمہ پیرا ہوئی انساں کی تیرہ بختی
انجمِ نحس ہوئے اوجِ فلک پر رقصاں

اک نئی شمع سے روشن ہوا ابلیس کا گھر
عقل اپنے یدِ فولاد میں کوڑا لے کر

صرصرِ علم و عمل کا سرِ میداں آئی
پھاگل کر دیے سب حسنِ عقیدت کے چراغ

اور پھر نقشِ قدم عشق کے برباد کئے
تا کہ انساں سے مخفی رہے منزل کا سراغ

اور وہ آوارہ بھٹکتا رہے حیراں گمراہ
ظلمتِ دہر میں اک غولِ بیاباں کی طرح

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہائے اُس نور کے تیشہ کو ترستی ہو نگاہ
عقل کے ٹھوس اندھیرے کے جو ٹکڑے کردے

بے نیازی کی کوئی حد بھی ہے اے ربِّ رحیم
دیکھ دنیا کی بلکتی ہوئی تاریکی کو
دیکھ اس درد بھرے غمکدۂ ہستی کو

رحم فرما مرے مالک مرے مولائے کریم
عقل اور علم سے برباد ہے انساں کی حیات
دردمندوں کی یہی ایک دعا ہے دن رات
جلد اس آتشِ بے نور کو ٹھنڈا کردے
دہر میں پھر سے عقیدت کا اجالا کردے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

سردی کا منظر

ہچکیاں لے رہی ہے تھم تھم کر
خشک افسردہ جھاڑیوں میں نسیم

اپنی بے مایگی پہ روتی ہے
سرد ٹھٹھرے ہوئے گلوں کی شمیم

چاندنی کی روپہلی سطحوں پر
یاس کا سیلِ اشک جاری ہے

منھ پہ خوابیدہ آرزوؤں کے
موت کا سا سکوت طاری ہے ۔۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

ایک نظم

بیلے کی کچّی کلیاں
کرنوں کا دُودھ پی کر

چھاتی پہ چاندنی کی
مدہوش سو رہی ہیں

شب کی حرم سرا میں
بھٹکی ہوئی ہوائیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاروں کے آنسوؤں کی
لڑیاں پرو رہی ہیں

خود رو نشیط نغمے
گہری خموشیوں میں

سوئی ہوئی فضا کے
شانے ہلا رہے ہیں

سیمیں جمال لمحے
لہجے میں چاندنی کے

موہوم سے سُروں میں
کچھ گنگنا رہے ہیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پتّوں کی چلمنوں میں
رنگینیوں کے افسوں

گُل پوش ٹہنیوں میں
اندازِ کج ادائی

مستی کی رُوح لرزاں
سبزے کی لغزشوں میں

غنچوں میں دلفریبی
پھولوں میں دلربائی

چشموں میں ندّیوں میں
الہام سے درخشاں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہر لالۂ و گلِ تر
لبریز شعریت سے

لیلائے شب غزل خواں
تنویرِ ماہِ رقصاں

نغمے برس رہے ہیں
سازِ الوہیت سے

..

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

(محبوبہ محبوب کی یاد میں)

محبوب ہو مجسمۂ دلبری ہو تم
سرمایۂ نشاط ہو تم زندگی ہو تم

لوحِ سیہ پہ یاس کے لمحوں کی اے صنم
تسکین کی سحر کا خطِ روشنی ہو تم

رنگیں ہے تم سے عارضِ ہر لمحہ رواں
پیشانیٔ حیات کی تابندگی ہو تم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہو بامِ عاشقی پہ اگر سبزۂ نیاز
بُستانِ سرائے ناز میں سروِ سہی ہو تم

رَوندی ہوئی فضائے خموشی میں یاس کی
سازِ رجا کا زمزمۂ خرّمی ہو تم

جانسوز ساعتوں میں وغائے حیات کی
عیسیٰ نفس ہو چارہ گرِ خستگی ہو تم

ناکامیوں کے کلبۂ ظلمت فروش میں
تنویرِ جلوۂ مہِ امّید کی ہو تم

سرچشمۂ خوش آبیِ کشتِ نیاز ہو
روحِ بہار ولولۂ عاشقی ہو تم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

محرابِ عشق کی ہو اگر شمع جانگداز
ایوانِ دیرِ حسن کی بھی روشنی ہو تم

روحِ رواں ہو میرے گلستانِ زیست کی
نگہت ہو تم بہار ہو تم تازگی ہو تم

ــ ــ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

مایوسی

ہائے وہ راحتیں سرور آمیز
جن سے مسموم تھی ہوائے حیات
وہ حسیں عشرتیں تبسّم ریز
گل بکف جن سے تھی فضائے حیات
آج ہیں ایک خواب حسرتناک
ٹمٹماتا ہوا سا خواب حزیں
زرد جیسے چراغِ صبح کی لَو
ایک افسردہ سا گلِ غمگیں
اپنے لب پر لئے نحیف سی ضو
خاک آلودہ و گریباں چاک

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بشارت

وہ بسمل راحتیں جن کے لہو سے
شفق گوں زندگی کی سرزمیں ہے

وہ افسردہ امیدیں جن کے مُنھ پر
خزانِ یاس و غم مسند نشیں ہے

حیاتِ تازہ سے بیدار ہو کر
نئے رنگوں میں ہوں گی آشکارا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دلِ بے کیف کو ہوگا میسّر
سرور آگئیں بہاروں کا نظارا
نہ گھبرا اے دلِ مضطر نہ گھبرا
بہت جلد آنے والا ہے وہ ہمدم
نگاہِ لطف ہے جس کی سکوں ریز
نفس جس کا ہے داروئے تپِ غم

نہ گھبرا قلبِ مضطر آرہا ہے
وہ ہمدم وہ نگارِ حور طلعت
مسیحائی لئے صوت و سخن میں
نگاہوں میں لئے انوارِ رحمت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بہارِ سرخوشی کا نورِ رنگیں
لئے اپنی طرب ناک انکھڑیوں میں
تبسّم لب پہ صبحِ دلبری کا
شمیمِ شامِ الفت گیسوؤں میں
وہ یارِ سرو قامت پاؤں جس کے
مئے عشرت کی موجیں چومتی ہیں

گھنی بکھری ہوئی زلفوں میں جس کی
سیہ مستی کی راتیں جھومتی ہیں
وہ دلدارِ سمن بر لالہ رُخسار
نویدِ لطف ہے جس کا تکلّم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نکھر جاتی ہے جس کی صوت بن کر
لبِ امّید پر موجِ تبسّمُ
وہ محبوب اے دلِ مضطر ترے پاس
بقدرِ شانِ تجلّی آ رہا ہے
ترے غم کی شبِ تیرہ کی جانب
وہ ماہِ حسن و خوبی آ رہا ہے

لئے اپنے جلو میں موج در موج
محبّت کا یمِ بے حد و پایاں
مسرّت کے ہزاروں زعفراں زار
امیدوں کے خیاباں در خیاباں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غزلِ مسلسل

لائی ہے مژدہ فصلِ بہاراں ترے لئے
آراستہ ہے صحنِ گلستاں ترے لئے

مینا بدوش گھوم رہی ہے نسیمِ صبح
ساغر بکف ہے لالۂ خنداں ترے لئے

نسرین و سرو سوسن و سنبل ہیں بیقرار
بیتاب ہیں صنوبر و ریحاں ترے لئے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بجتے ہیں آبجو کے ہلوروں میں جل ترنگ
بادِ صبا ہے نازسے رقصاں ترے لئے

روشن قدم قدم پہ ہیں پھولوں کے قمقمے
ایوانِ رنگ و بو ہے درخشاں ترے لئے

طاقوں میں شاخہائے خمیدہ کے جابجا
شمعیں گلاب کی ہیں فروزاں ترے لئے

سبزہ ہے منتظر ترے پائے نیٔ صبح کا
سجدے جبینِ گل میں ہیں غلطاں ترے لئے

سُن آکے سرو لالہ کی رنگیں نوائیاں
سارا چمن ہے آج غزلخواں ترے لئے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزلِ مسلسل

عشرتِ دل غمِ الفت ہے تمھیں کیا معلوم
اس میں جو درد کی لذت ہے تمھیں کیا معلوم

ہجر ہی میں سے اُبھر آئے خد و خالِ وصال
یہی عرفانِ محبّت ہے تمھیں کیا معلوم

اب تو میرا دلِ پر زخم مری نظروں میں
ایک گلزارِ مسرّت ہے تمھیں کیا معلوم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اس اندھیرے ہی میں جلتا ہو عقیدت کا چراغ
شبِ غم سایۂ رحمت ہے تمھیں کیا معلوم

غم کی پتھریلی زمیں سے وہ ابلتا ہوا درد
آج سرچشمۂ راحت ہے تمھیں کیا معلوم

وصل کی ساعتِ شاداب سہی رنگیں تر
میرا ہر لمحۂ فرقت ہے تمھیں کیا معلوم

ابرِ غم دیدۂ نم سوز و گدازِ پیہم
ان فضاؤں میں جو فرحت ہے تمھیں کیا معلوم

درو دیوار سے جل اٹھتے ہیں رحمت کے چراغ
سوزِ غم میں وہ کرامت ہے تمھیں کیا معلوم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وہ جو تھا یاس کا افسردہ سکوت آج وہی
گلشنِ حرف و حکایت ہے تمھیں کیا معلوم

وہ غمِ عشق کے صحرا کی سرابِ حسرت
آج تسنیمِ مسرت ہے تمھیں کیا معلوم

حسن کیا شے ہے مشیّت کو مسخّر کر لے
جذبۂ دل میں وہ قدرت ہے تمھیں کیا معلوم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اس اندھیرے ہی میں جلتا ہے عقیدت کا چراغ
شبِ غم سایۂ رحمت ہے تمھیں کیا معلوم

غم کی پتھریلی زمیں سے وہ ابلتا ہوا درد
آج سرچشمۂ راحت ہے تمھیں کیا معلوم

وصل کی ساعتِ شاداب بھی رنگیں تر
میرا ہر لمحۂ فرقت ہے تمھیں کیا معلوم

ابرِ غم دیدۂ نم سوز و گدازِ پیہم
ان فضاؤں میں جو فرحت ہے تمھیں کیا معلوم

درو دیوار سے جل اٹھتے ہیں رحمت کے چراغ
سوزِ غم میں وہ کرامت ہے تمھیں کیا معلوم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وہ جو تھا یاس کا افسردہ سکوت آج وہی
گلشنِ حرف و حکایت ہو تمھیں کیا معلوم

وہ غمِ عشق کے صحرا کی سرابِ حسرت
آج تسنیمِ مسرت ہو تمھیں کیا معلوم

حُسن کیا شے ہے مشیّت کو مسخّر کر لے
جذبۂ دل میں وہ قدرت ہے تمھیں کیا معلوم

— —

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزلِ مسلسل

آ رہے ہیں وہ مرہمِ سوزِ نہاں لئے ہوئے
خندۂ لب میں مژدۂ راحتِ جاں لئے ہوئے

ناز و ادا میں ساحری صوت و سخن میں شاعری
آنکھوں میں حسن و عشق کی مثنویاں لئے ہوئے

شمعِ طرب کی لب پہ لَو رُخ پہ تجلّیوں کی ضو
زلفِ رسا میں نکہتِ باغِ جناں لئے ہوئے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بادۂ مشکبوئے چشم کو لالہ گوں کئے
موجِ نفس میں خلد کی روحِ رواں لئے ہوئے

چہرہ پہ ابتسامِ گل دستِ کرم میں جامِ مل
بر میں بہارِ حسن کا لالہ ستاں لئے ہوئے

رنگِ سحر عذار میں گیسوئے حلقہ دار میں
عیش و نشاط کی شبِ مشک فشاں لئے ہوئے

اے دلِ خستہ کٹ گئی دردِ فراق کی گھڑی
آرہے ہیں وہ مرہمِ سوزِ نہاں لئے ہوئے

ــ ــ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

منظر لبِ دریا

(چشم دید)

کچھ خانہ بدوش اچھوت کنگال
مفلس عزبت زدہ تبہ حال

خوش روزہ منا رہے تھے بیٹھے
سایہ میں اک گھنے شجر کے

لُگڑی کا دور چل رہا تھا
ہنگامہ ہائے وہو بپا تھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سب مستِ طرب تھے اور سرخوش
نادار غریب تھے مگر خوش

اک زہرہ جمال حور پیکر
ناظورۂ خوش ادا سمن بر

ڈھولک پہ گیت گا رہی تھی
نغموں کے گُل کھِلا رہی تھی

رُخ پر بکھرے ہوئے تھے گیسو
آواز میں تھا بلا کا جادو

گیت اُس بُتِ مہ لقا کا گویا
زیور تھا گلوئے سامعہ کا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

افشاں جو سروں کی چن رہی تھی
سیما پُر نور تھی فضا کی

رُخ پر تھی ضیائے روح خورشید
کپڑوں میں لگے ہوئے تھے پیوند

روپوش تھی حسن کی تجلّی
چادر میں سیاہ بختیوں کی

آئینۂ حسنِ دلربائی
آزردۂ زنگِ بے نوائی

بے توشہ و بے نوا و شاداں
جنّت بکنار و چاک داماں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مسکین و غریب و لالہ رُخسار
بیچارہ و خستہ حال و دلدار

جیسے کوئی پھول خار و خس میں
یا بلبلِ خوش نوا قفس میں

خوش خوش مستی میں گا رہی تھی
صہبائے طرب لنڈھا رہی تھی

کانوں کو سرود تھا میسّر
آنکھوں کو جمالِ رُوح پرور

کیا لطف تھا کیا عجب سماں تھا
نغمہ لبِ عشق سے رواں تھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

برسوں کا یہ واقعہ ہے لیکن
اب تک مجھ کو ہے یاد وہ دن

اُن لمحوں کی لطیف نکہت
اب تک دیتی ہے دل کو فرحت

اب تک ان ساعتوں کی شمعیں
روشن ہیں طاقِ حافظہ میں

وہ سبزہ و لالہ و گُلِ تر
وادی کا وہ دل پذیر منظر

وہ اُس بُتِ خوش گلو کا گانا
گاتے میں ادا سے جھوم جانا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وہ مجمعِ مفلسانِ خوش دل
وہ دورِ شراب و رنگِ محفل

یادیں یہ کچھ ایسی دلنشیں ہیں
کچھ ایسی سرور آفریں ہیں

جن کے سرچشمۂ کرم سے
جن کی رنگینیوں کے دم سے

پُر آب ہے رودِ شادمانی
قائم ہے بہارِ زندگانی

— —

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مُلّا کی سرگُذشت

دورِ نرگس میں ترے اے صنمِ گُل اندام
خوار و برباد ہے دیں داریٔ زُہادِ کرام

آج ہنگامِ عشا صُفۂ مسجد کے لوگ
کر رہے تھے درِ میخانہ پہ ساقی کو سلام

حضرتِ پیرِ مغاں سے بصد الحاح و نیاز
عرض یوں کرنے لگا شہر کی مسجد کا امام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اے تولّا و تلطّف کے جہاں کے سرور
اے کہ ہستی تری سرچشمۂ لطف و اکرام

مذہب و شرع کی پیچیدہ گزرگاہوں میں
ایک مدّت سے بھٹکتا رہا بے نیلِ مرام

نفس کا تزکیہ بھی کرتا رہا تصفیہ بھی
نغمۂ و بادۂ و اطربہ کو سمجھا میں حرام

لیکن اس بندگی و نفس کُشی کے باوصف
دل کو حاصل نہ ہوا حیف سکون و آرام

اک عجب طرح کی وحشت نے مجھے گھیرا ہے
سخت الجھن میں بسر ہوتے ہیں میرے ایّام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

شب کی تاریک فضا میں متشکّل ہو کر
سامنے میرے ابھر آتے ہیں میرے اوہام

کبھی بن ٹھن کے مرے سامنے آجاتی ہے
کوئی محبوبہ لئے دستِ حنائی میں جام

رقص کرنے کبھی لگتی ہے کوئی لوئی شوخ
نار پستان وسہی قامت و نازک اندام

کبھی آکر مرے نزدیک کوئی معشوقہ
گیسوں کا مرے شانوں پہ بچھا دیتی ہے دام

مجھ کو محراب نظر آتی ہے خمخانہ بدوش
حوضِ مسجد میں چھلکتی ہے شرابِ گلفام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مستی و رنگ سے بھر جاتی ہے معبد کی فضا
کھیلتے ہیں مرے سجّادہ پہ ہیولیٔ اصنام

یہ مرا زُہدِ سلیم اور یہ ہنگامۂ کفر
کیا شریعت کے مراحل بھی ہیں عبرت کے مقام

حُبِّ دیں کا یہ عجب مجھ کو ملا ہے ثمرہ
آتے ہیں جلوہ گہہ کفر سے مجھ کو پیغام

دل میں ہیجانِ جنوں کی سی مچی ہے ہلچل
رات کو نیند میسّر ہے نہ دن کو آرام

میری حالت کی خبر سن کے مرے ایک عزیز
مجھ کو پڑھنے کے لئے دے گئے حافظ کا کلام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وقتِ رخصت یہ کہا حافظِ شیراز کا شعر
دفع کر دیتا ہے اس قسم کے امراض تمام

اس کے لفظوں میں وہ افسوں ہے کہ دب جاتا ہو
ذہنِ مذہب زدہ کا خبطِ خیالاتِ خام

پختہ کارانِ شریعت نے کہا تھا مجھ سے
داغ ہے دامنِ اسلام پہ حافظ کا نام

کفر کا حلقہ بگوش اور پرستارِ بتاں
مطرب و مغبچہ و لولی و ساقی کا غلام

زہد و تقویٰ کو کیا جس نے ذلیل و رسوا
عمر بھر جس کو رہا ساغر و مینا سے کام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لیکن اے پیرِ مغاں میں نے جو حافظ کو پڑھا
نظر آئی مجھے ہر شعر میں شانِ الہام

میں نے محسوس کیا جیسے تزلزل آیا
اور گرنے لگے مسجد کے در و غرفہ و بام

کھل گیا سامنے اک لاانتہا ہی گلزار
جس کا ہر گوشۂ رنگیں تھا مسرت کا مقام

بن گئی شاخِ خمیدہ گُلِ تر کی محراب
اور مسجد کے ستوں بن گئے شمشاد و نغام

بادہ خوار آئے گلستاں میں حسینوں کے ساتھ
رونق افروز ہوئے مُغبچگانِ خوش گام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حُسن اور عشق کا مطرب نے ترانہ چھیڑا
بھر دیے ساقیِ خوش خُلق نے بلّور کے جام

راحتِ سامعہ تھا زمزمۂ عود و رباب
عشرتِ باصرہ تھا حُسنِ بتانِ گلفام

سِکّۂ رائج جو ہوا لیلِ سیہ مستی کا
لہرایاں ہوا روپوش پسِ کتمِ ظلام

یک بیک صبح ہوئی ختم ہوا قصّۂ شب
بامِ گردوں پہ ہوئے نصب سحر کے اعلام

اٹھ کے بستر سے جو میں صحن میں آیا دیکھا
زمزمہ سنج ہے اِک طائرِ صحرا سرِ بام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میرے دل میں ہوا اسوقت یہ پیدا احساس
کر رہا مجھ سے ہے یہ مرغِ نوا ریز کلام

اور یوں مجھ سے مخاطب ہو کہ اے مردِ خدا
رائگاں عمر گزرتی ہے تری صبح و شام

وحشیٔ آبلہ پا زہد کے ریگستاں کے
جا کے گلزار میں سُن بادِ بہاراں کا پیام

نسخۂ خوشدلیٔ حُسن طلب کر گُل سے
اور لے مرغِ چمن سے سبقِ عشق تمام

کتب و صحف کی تا چند ورق گردانی
ہر طرف ارض و سما پر ہیں حدیثیں ارقام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ماہ و انجم سے بھی روشن ہے رسالت کا جلال
ہوتے ہیں سرو صنوبر سے بھی نازل الہام

لطف و شادی کے چمن زار کھلے ہیں ہر سمت
جا بجا دہر میں الطافِ بہاراں ہیں عام

لالۂ گُل میں بھی پھولی ہے شفق مستی کی
سروِ سنبل میں بھی رقصاں ہے جوانی کی شام

دشت و کہسار میں بھی زمزمہ خواں ہی فطرت
مُرغِ گلزار بھی دیتے ہیں مسرّت کا پیام

آبشاروں میں بھی لہراتے ہیں اشعارِ لطیف
لالہ زاروں میں بھی ہے روحِ سخن مست مدام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

موجِ دریا بھی ہے صد چنگ و چغانہ بکنار
کفِ صحرا پہ بھی ہے لالۂ رنگیں کا جام

نوجوانی کی بہاریں ہیں شگفتہ ہر سُو
شادمانی کے چمن کھل رہے ہیں گام بہ گام

ہر طرف لٹ رہی ہے عیش طرب کی دولت
اور قسمت میں تری صومعہ کا حبس دوام

تو ہے جس حُسنِ حقیقی کے لئے سرگرداں
ہے بہت تیری رسائی سے بلند اس کا مقام

آشیاں گاہ سے اس طائرِ لاہوتی کی
ہے تہیں پست ترا اے مردِ خُدا تیرا دام

اور وہ آذرِ پندار کے ترشے ہوئے بُت
آستینوں میں تری جن کا ہے در پردہ مقام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کبھی ڈالی ہے نظر ان پہ کبھی ہنگامِ نماز
اے رہ و رسمِ شریعت کے بہی خواہ کرام
بھاگ اس حلقۂ سالوس و تصنع سے بھاگ
مکر و تزویر سے کیا قلبِ حق آگاہ کو کام
زہدِ دیرینہ کے سنگین تحکّم کے تحت
سلب ہو جاتی ہے بالیدگیِ روح و مشام
عقل کھو بیٹھتی ہے اپنا مذاقِ تگ و تاز
اس پہ جب دین کے ہوتے ہیں مسلط احکام
زیست بن جاتی ہے اک مرغِ قفس پروردہ
رام کر لیتا ہے جب اس کو شریعت کا نظام
فکرِ واماندہ کو دے ہمّتِ پرواز کا درس
پائے بے حس کو سنا مژدۂ تقدیسِ خرام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کیا ملا شرع کے چھلکوں میں تجھے اے ناداں
مغز ایماں سے تو پرہیز رہا تجھ کو مدام

قید سے دائرۂ دیں کے ذرا پاؤں نکال
منتظر ہے ترے قدموں کی رہ عیشِ دوام

یہ سخن مجھ سے کہا اور نگاہوں سے مری
اُڑ کے اوجھل ہوا وہ طائرِ فرخندہ پیام

تیری خدمت میں اب آیا ہوں میں اے پیرِ مغاں
اپنے سینے میں لئے داغِ حیاتِ ناکام

طالبِ راہ نما ہے مری بھٹکی ہوئی زیست
تھام لے ہاتھ میں اپنے مری ہستی کی زمام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اب مجھے مُہر و مصلّے سے سروکار نہیں
نہ صحائف سے نہ اورادِ وظائف سے کام

توڑ آیا ہوں وہ سب لات و منات پندار
اب مرے دل میں ہے باقی فقط اللہ کا نام

خشک و تشنہ ہے مری رُوح کرم کر مجھ پر
مئے بے غش کا پلا بہرِ خدا مجھ کو جام

سُن کے دلچسپ و پُر اسرار بیاں مُلّا کا
اِس سے یوں گرمِ سخن پیرِ خرابات ہوا

ہو مبارک تجھے اے طالبِ دُرِّ مقصود
آج تاباں ہے تری زیست پہ بختِ مسعود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اِک نئے دورِ محبّت کی ہے گویا تمہید
مجلسِ اُنس میں رندوں کی ترا آج ورود

ہو کے سرشارِ حقائق تری چشمِ بینا
آج دیکھے گی نئے رنگ میں حُسنِ مشہود

آج تو حُسنِ عبادت سے شناسا ہوگا
آج ہر شے نظر آئے گی تجھے سر بہ سجود

آج دیکھیں گی نگاہیں تری وہ شمعِ مغیب
جس سے تابندہ ہے اس دہر کا ایوانِ نمود

آج کھولے گا اُسے ناخنِ مستی سے تو
عقل وا کر نہ سکی جو گرہِ غیب و شہود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آج وارستگیِ شوق تجھے حاصل ہے
کل تلک گھیرے ہوئے تھیں تجھے مذہب کی قیود

تجھ کو فرصت نہ ملی شور و شرِ کثرت سے
ورنہ ہر سمت سکوں ریز تھا وحدت کا سرود

سطحِ اضداد سے نیچے نہ گئی تیری نگاہ
ورنہ تھا سلسلۂ ربط بھی ان میں موجود

کفر و دیں شادی و غم سود و زیاں فتح و شکست
انتسابی سمجھ اے یارِ عزیز ان کا وجود

فتح کے نقشِ قدم کوئے ہزیمت میں ڈھونڈھ
دیکھ ہر لوحِ زیاں پر ہے رقم کتبۂ سود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دیکھ عرفاں کی ضیا ناصیۂ مستی میں
سُن لبِ کفر سے بھی نغمۂ گلبانگِ درود

وہ بھی اِک شرک ہے توحید کی ہو جسمیں جھلک
وہ بھی اک کفر ہے جس میں ہے خدائی موجود

یاد ہے؟ کس طرح افلاکِ انانیت پر
حق کے احساس کی پھولی شفقِ خوں آلود

رسمِ خونیں کو ادا کر کے پکار اٹھی شرع
ہو گیا فتنۂ حلّاج جہاں سے نابود

لبِ ناطق پہ تو کی مُہرِ اجل شرع نے ثبت
غیر فانی تھا مگر مطربِ عرفاں کا سرود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بس گیا نغمۂ منصور دلوں میں آخر
کر سکی شاہرۂ دل نہ شریعت مسدود

آج تک شرع کو مستوں سے ہے بغضِ بے وجہ
مذہب و عشق میں جاری ہے نزاعِ بے سود

اِس طرف ولولۂ شوق کی بہتی ہوئی آگ
اُس طرف شرع کے یخ بستہ ضوابط کا جمود

اِس طرف جذبۂ وارستہ کی جولانگاہیں
اُس طرف دیں کے نواہی و اوامر کی حدود

ان حدوں میں ہیں نظر بند کروڑوں انساں
ہندو و مسلم و نصرانی و ترسا و یہود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

صلح و اخلاص سے بیگانہ ہیں معبد ان کے
عدل و انصاف سے بے بہرہ ہیں اِن کے معبود

دیکھ کس قعرِ ضلالت میں گھرے ہیں جا کر
چھوڑ کر مسلکِ پارینہ کو اربابِ ہنود

اور تم ملّتِ بیضا کے علمبردار و
جن کا دنیا میں ہے سدّ رہِ اخلاص وجود

جن کے تقویٰ زدہ دل خشک تر از برگِ خزاں
جن کا پیمانۂ نظر تنگ تر از چشمِ حسود

جن کے انفاسِ سکوں سوز میں جلتا ہے جحیم
جن کے سینوں میں بھڑکتا ہے لہابِ نمرود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہم خرابات کے بندوں کی طرف بالتخصیص
منعطف رہتی ہے جن کی نگہِ خشم آلود

لیکن اس دشمنیٔ شرع کے باوصف ابتک
گرم ہے بزمِ نشاط اور ہیں ہم بھی موجود

رنگ کھِلتا ہی گیا حُسن نکھرتا ہی گیا
مئے لعلیں کا تہہِ خیمۂ افلاکِ کبود

خندۂ جام سے ہوتی ہیں فضائیں روشن
لطفِ رندانہ کو رکھتا ہے جوان نغمۂ عود

تشنہ کامی کے اُفق سے جب اُبھرتا ہے قدح
ناچ اُٹھتے ہیں لبِ رند پہ نغماتِ درود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لڑکھڑاتی ہوئی راتوں میں سیہ مستی کی
رونما ہوتے ہیں عرفاں کے نجومِ مسعود

چشمِ مستانہ کی اللہ رے جمال آرائی
اک نئے حُسن میں ڈھل جاتا ہے ہر شے کا وجود

دوست کافی نہیں ایقاں کی ترقی کے لئے
ذکرِ آخر شبی و صوم و تراویح و درُود

زندگی ہے تری اک نسخۂ مہمل جب تک
اس میں شامل نہیں بابِ مے و مینا و سرود

اک مسلماں کو عجب رنگ میں دیکھا میں نے
کلمہ برلب و ساغر بکف و سر بسجود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کبھی ایسے میں کبھی ملے یادِ الٰہی کا لطف
ابر ہو جام ہو اور نغمہ فشاں ہوں نے و عود

ہٹ کے جب کشمکشِ زیست سے ہوتا ہی نصیب
سایۂ امن میں انساں کو آرام و قعود

ڈوب کر مستیٔ معصوم میں جب روحِ نیاز
یادِ محبوب میں ہو جاتی ہے مشغولِ سجود

جب دو عالم سے رہا ہو کے نگاہِ ساجد
ایک ہی جست میں چھو لیتی ہے پائے معبود

دیکھ اے حلقۂ کوتاہ نگاہی کے اسیر
وسعتیں زندگیٔ میکدہ کی لا محدود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نہ یہاں شرع کی قیدیں نہ احاطے دیں کے
کفر و ایمان کے ثغور اور نہ ملّت کے حدود

خوش و خرم ہیں ہم آہنگ ہیں کس لطف کے ساتھ
ڈھل کے موسیقیٔ مستی میں مسلمان و ہنود

ہے یہی مدرسۂ میکدہ کا نصب العین
عرصۂ زیست سے ادیان کی مٹ جائیں حدود

بند سیلی ہوئی روحوں کے دریچے کھل جائیں
نفسِ انس سے ہو جائے فضا عطر آلود

زندگی ہو متمکّن بہ شباب و صحت
زیست سے تفرقہ و دخلِ زماں ہوں مفقود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کیشِ رندانہ ہے تصحیحِ اسالیبِ جدید
رسمِ میخانہ ہے تخریبِ رسومِ معہود

ایک دن فلسفیانِ مئے و مینا اے دوست
بشریت کا بدل دیں گے نظامِ موجود

اپنے افکارِ تر و تازہ کی گلکاری سے
نقشِ ہستی میں وہ بھر دیں گے نیا رنگِ نمود

بابِ وا ہوگا مدارا و خوش اخلاقی کا
بغض و تحقیر کی ہو جائیں گی راہیں مسدود

شب کا ہنگام ہوا آؤ جلائیں شمع
منعقد ہونے کو ہے بزمِ مئے و رقص و سرود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

محفلِ اُنس میں شرکت ہو مبارک تجھ کو
آج تاباں ہے تری زیست پہ بختِ مسعود

— —

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

دیدار

نہ سوچا ذرا کیا کہے گا زمانہ
چلے آئے وہ میرے گھر والہانہ

میں دُرویش آوارۂ ظلمتِ غم
وہ محبوب چشم و چراغِ زمانہ

اِدھر فقر اور شامتِ بے نوائی
اُدھر حسن اور شوکتِ خسروانہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مری غیر ممکن تھی اس تک رسائی
نہ کوئی وسیلہ نہ کوئی بہانہ

کئی بار اس در سے میں لوٹ آیا
لبِ عجز سے چوم کر آستانہ

وہی شاہِ خوباں مرے گھر میں آیا
جلو میں لئے عشرتوں کا خزانہ

اداؤں میں افسوں لئے دلبری کا
نگاہوں میں موسیقیٔ عاشقانہ

کہا مجھ سے اے بندۂ غم رسیدہ
نہیں مجھ سے پوشیدہ تیرا فسانہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اسی غم کی خاموشیوں کے عُمق سے
ابلتا ہے لطف و طرب کا ترانہ

اسی غم کی افسردگی کوئی دن میں
بنے گی گل و یاسمن کا فسانہ

بہار آئے گی گل بکف گل بداماں
لبوں میں لئے رنگ و بُو کا خزانہ

انہی غم کے لمحات کی آبِ گِل سے
نیا ایک تعمیر ہوگا زمانہ

اِسی کوئے عسرت سے گزرے گا اِک دن
دلِ کامراں کا جلوسِ شہانہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

منظرِ فطرت

تبسّم ریز تھی صبحِ بہاراں
فضائے بوستاں تھی عطر افشاں

وفورِ رنگ و بو سے مست ہو کر
نوا پیرا تھا اک مرغِ خوش الحاں

سحر کی وادیٔ سیمیں میں گویا
رواں تھا نغمۂ مستی کا دریا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اُدھر بادِ صبا تھی زمزمہ سنج
اِدھر مرغِ چمن تھا نغمہ پیرا

ترنّم تھا ہوا کی جنبشوں میں
ترانے موجزن تھے ندّیوں میں

سبک مشموم نغمے گھل رہے تھے
درختوں کی ہری تاریکیوں میں

سحر کے گیت کلیاں گا رہی تھیں
گلوں کے لب پہ تھے اشعار رنگیں

چمن میں رنگ رس برس رہا تھا
بہارِ جانفزا کا لحن شیریں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مرے دل میں خیال آیا کہ میں بھی
الاپوں نغمۂ پُرسوز کوئی

چمن والوں کو متوالا بنا دے
مرے نغماتِ وارفتہ کی مستی

سناؤں ایسے درد انگیز گانے
غمِ اُلفت کے آشفتہ ترانے

جوانانِ گُلستاں بھول جائیں
گُل و بُلبُل کے پارینہ فسانے

مِرا رازِ نہاں صوت آشنا ہو
مِرا نغمہ ہم آغوشِ فضا ہو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

شمیمِ حُسن سے مسرور ہو کر
ہوا میں جھومتی میری نوا ہو

اُدھر صد نغمہ برلب آبجو تھی
ترنم پاش بادِ مشکبو تھی

اِدھر نغمے مرے لب سے رواں تھے
اور ان نغموں کو تیری جستجو تھی

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

نگار و نغمہ و صہبا و مینا
اسی کا نام ہے اے یارِ جینا

نہ ہو اے دل ہراساں کوہِ غم سے
یہیں مدفوں ہے عرفاں کا خزینا

چٹانوں سے الجھتا جا رہا ہوں
ہتھیلی پر لئے ایک آبگینا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بلا سے خاک ناکامی پہ ٹپکے
جبینِ سعیٔ پیہم کا پسینا

تلاطم خیز ہے دریا تو کیا غم
مرا بھی آزمودہ ہے سفینا

نشیبِ عمر کے بھی زاویے سے
نظر دنیا پہ ڈال اے چشمِ بینا

کہاں گرِ کر ملا ہے پستیوں میں
ترے بامِ فلک پیما کا زینا

ارے تم ساحلوں کے بسنے والو
تمھارا بھی کوئی جینا ہے جینا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بڑی مہلک کنارے کی کشش ہے
خدارا دور رکھ اپنا سفینا

مرے محبوب تیری خاکِ پا سے
بنائے میں نے اکثر جام و مینا

خدا جانے ہیں ہوں کن منزلوں میں
کہ اب یکساں ہے مرنا اور جینا

غزل تم پڑھ چکے بزمِ سخن میں
رکھو بالائے طاق اپنا سفینا

— —

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غزل

میرا طرزِ حیاتِ رندانہ
میرا دارالسّلام میخانہ

زیست کچھ ہو چلی ہے زنگ آلود
ساقیا لا شراب و پیمانہ

رکھ کے سر زلزلوں کے بالیں پر
کون یہ سو رہا ہے دیوانہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

زندگانی سنور گئی جب سے
راس آئی فضائے میخانہ

نفس کی مشعلوں سے دور رہا
شمعِ حُسنِ ازل کا پروانہ

بن گیا ایک نغمۂ پُرسوز
لبِ ہستی پہ میرا افسانہ

اِک نظر سوئے کاسۂ دُرویش
اے مکینِ رواقِ شاہانہ

کچّی مٹّی کا اک کھلونا ہے
سوزِ غم سے جو دل ہے بیگانہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تیرے قرباں اے انانیّت
تیرا سجدہ بے نیازانہ

چشم میں جان و دل میں رگ رگ میں
موجزن ہے جمالِ جانانہ

اے خوشا اتّصالِ ناز و نیاز
اُن کی زُلفیں ہیں اور مرا شانہ

رند نے سیکڑوں دعائیں دیں
دستِ ساقی سے لے کے پیمانہ

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

نغمہ بہار

بہار آرہی ہے بہار آرہی ہے
جہاں میں نئی روشنی لا رہی ہے

جمودِ زمستاں کو ٹھکرا رہی ہے
دلِ سردِ ہستی کو گرما رہی ہے
بہار آرہی ہے بہار آرہی ہے
وہ یخ بستہ بے حِس ندی جس کا پانی
تھا مدت سے نا آشنائے روانی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بصد ناز و شوخی بصد شادمانی
پہاڑوں میں وارستہ لہرا رہی ہے

بہار آ رہی ہے بہار آ رہی ہے

لبِ موجۂ آب پر ہے ترنّم
لبِ سوسن و لالہ پر ہے تبسّم

درختوں میں ہیں زمزموں کے تلاطم
صبا نغمۂ تہنیت گا رہی ہے

بہار آ رہی ہے بہار آ رہی ہے
خیاباں میں گلہائے زریں قبا پر
بیاباں میں خاکِ جنوں آشنا پر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

شجر پر حجر پر فضا پر ہوا پر
عجب مستیِ رنگ و بو چھا رہی ہے

بہار آ رہی ہے بہار آ رہی ہے

شراب بہاراں سے سرشار ہیں گُل
مئے جلوۂ گُل سے مدہوش بلبل

سمن نشہ میں وجد میں سرو و سنبل
ہوا فرطِ مستی سے تھرّا رہی ہے

بہار آ رہی ہے بہار آ رہی ہے

خمستانِ گلشن میں میخواریاں ہیں
عجب رنگ رلیاں ہیں سرشاریاں ہیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مسرت کی ہر سمت گلکاریاں ہیں
فضا اپنی مستی پہ اترا رہی ہے

بہار آ رہی ہے بہار آ رہی ہے

بیاباں معطّر گلستاں معطّر
گلستاں میں شمشاد و ریحاں معطّر

گل و سبزۂ تر کا داماں معطّر
نسیم سحر عطر برسا رہی ہے

بہار آ رہی ہے بہار آ رہی ہے
چلو دوستو آج گلشن میں جائیں
وہاں جا کے اشعار حافظ کے گائیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پئیں جام پہ جام دھومیں مچائیں
کلی آج دل کی کھِلی جا رہی ہے

بہار آ رہی ہے بہار آ رہی ہے

-- --

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غزل

یہی مستوں کی ہے بہشتِ بریں
ابر و معشوق و بادۂ لعلیں

مذہبِ رند کے ثلاثۂ قدس
ساقی و مطرب و نگارِ حسیں

دشتِ غُربت میں سو رہا ہے کوئی
زیرِ سر رکھ کے سنگ کا بالیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

خشمگیں ہو رہے ہیں ویرانے
جاگ اے قصرِ عافیت کے مکیں

دیکھ اے ربِّ ساحل آج کچھ اور
کشتیاں بحرِ غم میں ڈوب گئیں

رائگاں سجدہ بندگی بے سود
جب تلک دل نہیں نیاز آگیں

دوستو کہہ گیا پتے کی بات
بیخودی میں گدائے خاک نشیں

کیا سنوں تیری بات اے واعظ
تو نے سمجھا ہی زندگی کو نہیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نور ہی نور میرا شعلۂ عشق
دود ہی دود تیری مشعلِ دیں

— —

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غزل

سالکِ اُنس کا پیغام بھی اک روز سنو
سخنِ رندِ مے آشام بھی اک روز سنو

روز سنتے ہو دف و طبلِ سیاست کا خروش
نغمۂ حافظ و خیام بھی اک روز سنو

شعلہ زارِ عمل و علم کے اخگر چینو
سمن و لالہ کا پیغام بھی اک روز سنو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تم نے آغازِ عمل ہی کے قصیدوں کو سنا
نوحۂ ماتمِ انجام بھی اک روز سنو

تم نے اربابِ عمل ہی سے لیا درس ہنوز
پندِ ساقیِ گل اندام بھی اک روز سنو

عمل و علم کے گلشن میں چہکنے والو
نالۂ مرغِ تہِ دام بھی اک روز سنو

دہر کے فتنۂ پُر شور سے فارغ ہو کر
نغمۂ بزمِ مے و جام بھی اک روز سنو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

کھِل کر کفِ سحر میں شگوفہ گلاب کا
دکھلا رہا ہے جلوہ کسی کے شباب کا

لمحہ بہ لمحہ مجھ کو پلائی شرابِ غم
ممنون ہوں ترے کرمِ بے حساب کا

نانِ شعیر و سجدۂ شکرانہ و نماز
دلدادہ ہوں میں زندگیٔ بوتراب کا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

یاد آئی مجھ کو چادرِ کہنہ بتول کی
روئے قمر پہ دیکھ کے سایہ سحاب کا

اے عشق مژدہ رسمِ رسائل بدل گئی
اب اُن کو انتظار ہے میرے جواب کا

ہستی کے سقف و بام کا نوحہ سُنا گیا
جوئے رواں میں ٹوٹ کے گنبد حباب کا

روزِ ازل سے سر بہ گریباں ہیں اہلِ فکر
لیکن کھُلا نہ راز تمھارے حجاب کا

سجدے میں رند میکدۂ حُسن گر گیا
طاقِ سحر میں دیکھ کے خم آفتاب کا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بیداریِ خرد سے نہ آگاہ کر مجھے
رہنے دے مجھ پہ سایہ محبّت کے خواب کا

کی میں نے اس کے ہاتھ پہ بیعت بصد نیاز
ساقی نے مجھ کو جام دیا جب شراب کا

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

میں سو رہا تھا مجھ کو جگا کر چلے گئے
تاریکیوں میں شمع جلا کر چلے گئے

دریا کے پار ہوتے ہی سیّاح عشق کے
آگ اپنی کشتیوں کو لگا کر چلے گئے

میرے ستارِ زیست پہ مضرابِ حُسن سے
الفت کا ایک نغمہ بجا کر چلے گئے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اس باہمی خصومت و نفرت کے دور میں
مجھ کو حدیثِ اُنس سنا کر چلے گئے

میں کوئے عقل و ہوش میں سوا ہوں آج تک
تم تو مجھے شراب پلا کر چلے گئے

یاد اُن بتوں کی تازہ کرا کے چشمِ اشک ریز
جو دولتِ شباب لٹا کر چلے گئے

چُپکے سے رکھ گئے مری چوکھٹ پہ ایک پھول
گویا رہِ نیاز دکھا کر چلے گئے

اُن مطربوں کی یاد میں آؤ بہائیں اشک
جو دردِ دل کے گیت سنا کر چلے گئے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آنکھیں خجل سی ہو گئیں جب دل نے دی خبر
وہ آئے اور جلوہ دکھا کر چلے گئے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

وہ ماہِ حُسن مرے غم کا راز کیا جانے
کسی کا درد کوئی بے نیاز کیا جانے

جسے نہ خوف عذاب اور نہ آرزوئے ثواب
وہ رند سجدہ و صوم و نماز کیا جانے

اسی چمن میں کبھی ہل چلے گا بیری کا
کسی کی اٹھتی جوانی یہ راز کیا جانے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

چراغِ بزم گہہ شب کا شعلۂ سرخود
سحر کی شمع کا سوز و گداز کیا جانے

طلسم توڑ دیا جس نے قرب و دوری کا
وصال و ہجر کا وہ امتیاز کیا جانے

نہ چوٹ کھائی ہو جس دل نے اے ندیم عزیز
وہ حُسن و عشق کا راز و نیاز کیا جانے

امینِ منزلِ عرفاں ہے رند بادہ پرست
یہ رمز متقیِ پاک باز کیا جانے

▬ ▬

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

رہروانِ عشق سے سارا جہاں بگڑا رہا
روڑے اٹکائے زمیں نے آسماں بگڑا رہا

اس پہ روشن تھیں مرے عزمِ سفر کی خامیاں
تا بہ منزل مجھ سے میرِ کارواں بگڑا رہا

گُل کھِلے رہے تھے نزع میں کچھ خشک نا شاداب
ہائے کیوں ہم سے ہمارا باغباں بگڑا رہا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وہ تو بادِ شُرط لے آئی کنارے پر انھیں
کشتیوں سے ورنہ بحرِ بیکراں بگڑا رہا

بُلبُلیں بھی چُپ رہیں گُل بھی رہے افسردہ دل
باغباں اب کے نظامِ گلستاں بگڑا رہا

ان سفینوں کا خدا مالک ہے جن کا اے ندیم
ناخدا غافل رہا اور بادباں بگڑا رہا

— —

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

ہنستے ہوئے ہر منزلِ دوراں سے گذر جا
صحرا سے گذر جا چمنستاں سے گذر جا

اے منزلِ اسرارِ جنوں کے متجسّس
جلد اس چمنِ لالۂ وریحاں سے گذر جا

دریا ترا دل عشق ترا لامتناہی
تو دیر و حرم کی حدِ ایماں سے گذر جا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کیوں فکرِ نشیمن میں ہے تو سر بگریباں
جوں موجِ صبا حُسن کے بُستاں سے گذر جا

جوں مترنّم کی طرح زمزمہ بر لب
رنج و غمِ ہستی کے بیاباں سے گذر جا

الفت کا درندوں کو سناتے ہوئے نغمہ
تفریقِ مذاہب کے نیستاں سے گذر جا

آنکھوں میں لئے جلوۂ پُر نورِ محبّت
بے خوف و خطر ظلمتِ عصیاں سے گذر جا

▬ ▬

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

ہو نہ سکی جب آشنا دل کے معاملات سے
عقل ہوئی کنارہ کش عشق کی کائنات سے

میرا مذاقِ رنگ و بو پیہم ابھارتا رہا
باغ و بہار کے نقوش رنج و غمِ حیات سے

عقلِ بشر ہے زشت بیں علم ہے ظلمت آفریں
حُسن کے آفتاب اُبھر بامِ تجلّیات سے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آخر کار ہمکنار راہِ تغافل نگار
ہو گئی اک مقام پر منزلِ التفات سے

سُبحہ بدست دیکھتے رہ گئے زاہدانِ خشک
جام بکف گزر گئے رندرہِ نجات سے

اے مرے سروِ خوشخرام اے بتِ آرمیدہ گام
بہرِ خدا کبھی گزر میری رہِ حیات سے

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

سوئے مقتل عشق کا دیوانہ بڑھتا ہی گیا
وجد کے عالم میں بے باکانہ بڑھتا ہی گیا

مختصر سی سرگذشتِ دل تھی لیکن اے ندیم
دردِ غم کے ساتھ افسانہ بڑھتا ہی گیا

ہر قدم پر تھا خیالِ توبہ گویا سدِّ راہ
رند لیکن جانبِ میخانہ بڑھتا ہی گیا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حربگاہِ خیر و شر میں اے شہیدِ محترم
تیرا پائے ہمّتِ مردانہ بڑھتا ہی گیا

خلق نے برسائے پتھّر عقل نے کانٹے بچھائے
راہِ الفت میں مگر دیوانہ بڑھتا ہی گیا

▬ ▬

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

وہ رند بے نیاز ہوئے ننگ و نام سے
جن کو ازل سے ربط تھا مینا و جام سے

نکلا ہے میکدے سے بہ رغم فقیہہ شہر
رندوں کا اک ہجوم بڑی دھوم دھام سے

اپنے شباب ہی سے ہے خطرے میں اپنی زیست
کیا طرفہ شمع ہے کہ ہراساں ہے شام سے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وہ سر زمینِ دل رہی محرومِ رنگ و بُو
شاداب جو ہوئی نہ مئے لالہ فام سے

ملتا ہے رزقِ نور گدایانِ عشق کو
حُسنِ نظر فروز کے ماہِ تمام سے

فن کارِ لم یزل قلم اِک بار پھر اُٹھا
کچھ نقش رہ گئے ہیں ترے ناتمام سے

رندوں نے اور طرزِ سجود اختراع کی
تنگ آ کے شیخ ترے قعود و قیام سے

آخر فقیرِ خاک نشیں پر بصد کرم
ڈالی نظر کسی نے بلندیِ بام سے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

غزل

جب دل ہی آشنا نہ ہو سوزِ نیاز سے
کیا فائدہ رکوع و سجودِ نماز سے

بے کیف ان کا تجربہ زیست رہ گیا
آگاہ جو ہوئے نہ محبّت کے راز سے

وہ دل قرار گاہ نزولِ کرم بنے
جو باخبر تھے عِشق کے سوز و گداز سے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کِن کِن حقیقتوں سے ہیں سرگرمِ اختلاط
مدہوش ہو گئے ہم ہُسنِ مجاز سے

اخفائے رازِ عشق کا حسرت زدہ سکوت
رو یا لپٹ لپٹ کے مرے دل کے ساز سے

اللہ ری بے نیازیِ رندانِ عشق کیش
لوٹ آئے تشنہ لب ہی خمستانِ ناز سے

--

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

○

تنقید

ایک درویش حقیقت نگر و صاحبِ حال
درِ میخانہ پہ بیٹھا ہوا تھا محوِ خیال

ہم سخن اُس سے ہوا ایک حکیم عالم
حکمت و علم و ادب میں جسے حاصل تھا کمال

جس سے پوشیدہ نہ تھا فلسفۂ عصرِ جدید
جس کو ازبر تھے حکیمانِ سلف کے اقوال

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جس کے سیمائے سخن سے دمِ تصریحِ نکات
آشکارا تھا تب و تابِ تفکّر کا جلال

عالم و فاضل و دانائے رموز و حکمت
ماہرِ منطق و استادِ فنِ قیل و قال

حُسنِ تفسیر سے تھی خوبیٔ تخییل عیاں
زلفِ تقریر کو حاصل تھا خمِ استدلال

چہرہ آرائے معانی تھا سخن کا اسلوب
زیورِ علم سے آراستہ تھا حُسنِ مقال

گاہ تاباں صفتِ خور بہ سپہرِ تشریح
گاہ رخشاں صفتِ شمع بہ طاقِ اجمال

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اس گدائے رہِ ایقاں سے بہ طرزِ شفقت
یوں مخاطب ہوا وہ صاحبِ فرخندہ خصال

دشتِ ادبار کے اے راہ نوردِ بیکس
جادۂ فقر کے اے سالکِ فرسودہ حال

ننگِ پیراہنِ ہستی ترا جیبِ خالی
تودۂ خاکِ ندامت ترا کچکولِ سفال

بارِ دوشِ بشریّت پہ تری درویشی
داغِ دامانِ شرافت پہ ترا حرفِ سوال

زندگی قاہریٔ علم و عمل کا ہے نام
تو نے سمجھا ہے اسے ساحریٔ خوابِ خیال

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

فلسفۂ نشاط

ہر لمحہ خوشی کا ہے کرن عرفاں کی
توفیقِ نشاط دین ہے یزداں کی
اللہ کے لامکاں میں سب سے پہلے
آواز پہونچتی ہے دلِ فرحاں کی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جب دل میں ابھرتے ہیں خوشی کے جذبات

یک لخت نکھر جاتی ہے انساں کی حیات

زنگار ہے دل کا غم مٹا دے ہم کو

خوش رہ کے گذار زندگی کے دن رات

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جب دل نہ ہو خوش تو دین داری بے سود

سجدے بے سود حمدِ باری بے سود

خوش خوش قدموں میں اپنے مالک کے آ

یہ گریۂ انفعال و زاری بے سود

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غم کیا ہے ندیم ذہنِ انساں کا خلل

دیوان زندگی میں شعرِ مہمل

ہستی کی فضائیں غم سے خاک آلودہ

غم سے افسردہ من کا خوشرنگ کنول

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ٹھنڈی ٹھنڈی فضا ہے اور وقت شام

بیٹھے ہیں چمن میں چند احباب کرام

چہروں پہ نور اور آنکھیں مسرور

ہر ایک کے ہاتھ میں ہے صہبا کا جام

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اس صحبتِ رندانہ نے کیا کیا دیکھا
ہم نے حسنِ ازل کا نقشا دیکھا
اُبھرا ساغر سے نغمۂ لاہوتی
چشمِ میگوں میں ان کا جلوا دیکھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مینا بولی درِ مسرّت وا ہے
زندانِ عزیز بابِ رحمت وا ہے
مانگو مانگو دعائیں خوشنودی کی
دیکھو زندو درِ اجابت وا ہے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اے مطربِ خوش گلو کوئی نغمہ سُنا
پی کر مئے مشکبو کوئی نغمہ سُنا
سن کر جسے جان و دل ہوں شاداں فرحاں
ایسا پُر لطف تو کوئی نغمہ سُنا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

غم کو سمجھ اے عزیز من سمِّ حیات

غم رہزنِ ہوش و عقل غم دشمنِ ذات

دنیائے نشاط مظہرِ نورِ خدا

دنیائے غم و رنج سراسر ظلمات

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اپنے غم و رنج کی حراست سے نکل

حق سے ہو آشنا ضلالت سے نکل

پھیکی ہے تری صبح کا خندۂ نور

ہو نور سے ہمکنار ظلمت سے نکل

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کہتے ہیں کہ غم کا مرتبہ ہے اونچا
کہتے ہیں کہ غم ہے منبعِ نورِ خدا
آ تجھکو بتاؤں میں حقیقت غم کی
غم میں کچھ بھی نہیں اندھیرے کے سوا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اللہ جمیل ہے جمیل اے ہمدم
حُسن اور نشاط میں ہے رشتہ باہم
اوصافِ الٰہی ہیں نشاط اور جمال
شاداب نشاط سے ہے باغِ عالم

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ساقی کے ہاتھ سے پیالہ لیجے
اُس کے دستِ کرم پہ بیعت کیجے
سرشارِ طرب تمہیں کیا ساقی نے
ساقی کو عزیزِ من دعائیں دیجے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سن یارِ عزیز شادمانی کے گیت

الطافِ بہارِ زندگانی کے گیت

اشجار کا نغمہ سبزہ و گُل کا سرود

جوئے وارستہ کی روانی کے گیت

▬ ▬

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کوئل

گانے میں تیرے کوئل ہے کس بلا کی مستی
گاتی ہے ہر جگہ تو جنگل ہو یا ہو بستی
اونچے سُروں میں کوئل جب تو پکارتی ہے
انساں کے دل میں کیا کیا جذبے ابھارتی ہے

جب آسماں پہ بدلی ساون کی جھومتی ہے
آواز تیری اٹھ اٹھ کر اس کو چومتی ہے
آواز کیا ہے بجلی کی بے اماں لپک ہے
جو جگمگادے کانوں کو اس میں وہ چمک ہے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

فرقت زدہ دلوں کی فریاد تیرا گانا
دنیائے عاشقی کی روداد تیرا گانا
چھائے ہیں آسماں پر ساون کے کالے بادل
ہے دلپذیر موسم اور خوشگوار جل تھل

تو آم کے درختوں میں چھپ کے گا رہی ہے
ساون کے پیارے پیارے نغمے سنا رہی ہے
اٹھتی ہے ہوک من میں سن کر ترا ترانہ
نشتر چلا رہا ہے دل پر ترا ترانہ

پکھمی کے ہم پجاری حرص و ہوس کے بندے
رکھتے ہیں الجھنوں میں ہم کو ہمارے دھندے
اس قید سے نکلنے کا راستہ دکھا کر
کچھ کیف اور مستی ہم کو بھی تو عطا کر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رُباعیات ساون

کس درجہ لطیف ہے ہوا ساون کی
پُر لطف و نشاط ہے فضا ساون کی
گرمی کی تپش سے ہم کو دینے کو نجات
پورب سے آئی ہے گھٹا ساون کی

ساون کے کرم سے لوٹ آئی ہے بہار
سرسبز ہوئے ہیں پھر سے دشت و کہسار
دیہات میں لڑکیاں درختوں کے تلے
مستی میں گا رہی ہیں مِل جُل کے ملار

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رُباعیاتِ ساون

کس درجہ لطیف ہے ہوا ساون کی
پُر لطف و نشاط ہے فضا ساون کی
گرمی کی تپش سے ہم کو دینے کو نجات
پورب سے آئی ہے گھٹا ساون کی

ساون کے کرم سے لوٹ آئی ہے بہار
سرسبز ہوئے ہیں پھر سے دشت و کہسار
دیہات میں لڑکیاں درختوں کے تلے
مستی میں گا رہی ہیں مِل جُل کے ملار

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تقریظ

از: ماسٹر اکرام الدین (ایم اے سی ٹی)
(استاد معہد دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

پیش نظر منظوم کلام "لالہ زار" کے مصنف جناب بدری پرشاد شگفتہ جو کہ کشمیری پنڈت، اردو فارسی کے ماہر، محترمہ شریمتی سروپ کماری بخشی وزیر تعلیم یو۔پی کے والد محترم، راقم سطور کے مہربان رفیق و نہایت خلیق ہیں۔ موصوف کے اس شعر کی روحانیت پر غور کرنے سے تخیل کی بلندی کا پتہ چلتا ہے ؎

اے گوہر رحمت کے طلبگار کبھی باندھ
دل میں کسی مظلوم کے آنسو کا تصور
لبریز مے عشق سے ہی حسن ہے شاداب
بے کیف نہیں حضرتِ شگفتہ کا تصور!

"لالہ زار" میں ہر رنگ و خوشبو کے خوش نما گُلِ لالہ کھلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ محبت کا عرفان اور میخانۂ عشق کا فیضان جاری ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ادب کے شائقین کے لئے "لالہ زار" کا مطالعہ باعث کیف و سرور ہوگا، اور اہلِ دل و اہلِ ذوق اس سے شادکام اور لطف اندوز ہونگے، اور حسن کلام کے جویا حضرات اس سے ہر طرح متمتع اور مستفید ہوں گے۔

اکرام الدین اِلیا ضلع سیتاپور (یو۔پی)

۱۰ مارچ ۱۹۸۱ء

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تقریظ

از: ماسٹر اکرام الدین (ایم اے سی ٹی)
(استاد معہد دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

پیش نظر منظوم کلام "لالہ زار" کے مصنف جناب بدری پرشاد شنگلو جو کہ کشمیری پنڈت، اُردو فارسی کے ماہر، محترمہ شریمتی سروپ کماری بخشی وزیر تعلیم یو۔پی کے والد محترم، راقم سطور کے مہربان رفیق و نہایت خلیق ہیں۔ موصوف کے اس شعر کی روحانیت پر غور کرنے سے تخیل کی بلندی کا پتہ چلتا ہے ؎

اے گوہرِ رحمت کے طلبگار کبھی باندھ
دل میں کسی مظلوم کے آنسو کا تصوّر
لبریز مئے عشق سے ہے حسن شاداب
بے کیف نہیں حضرتِ شنگلو کا تصوّر!

"لالہ زار" میں ہر رنگ و خوشبو کے خوش نما گلِ لالہ کھلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ محبت کا عرفان اور میخانۂ عشق کا فیضان جاری ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ادب کے شائقین کے لئے "لالہ زار" کا مطالعہ باعث کیف و سرور ہوگا، اور اہلِ دل و اہلِ ذوق اس سے شادکام اور لطف اندوز ہونگے، اور حسن کلام کے جویا حضرات اس سے ہر طرح متمتع اور مستفید ہوں گے۔

اکرام الدین

۳۰ مارچ ۱۹۸۱ء — اِلیا ضلع سیتاپور (یو۔پی)

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE